عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۲۵ ذوالقعدہ تا ۳/ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ اگست ۲۰۱۸ء | شمارہ ۳۰

سرکاری ملازمین کی مذہبی شناخت کیوں ضروری ہے؟!

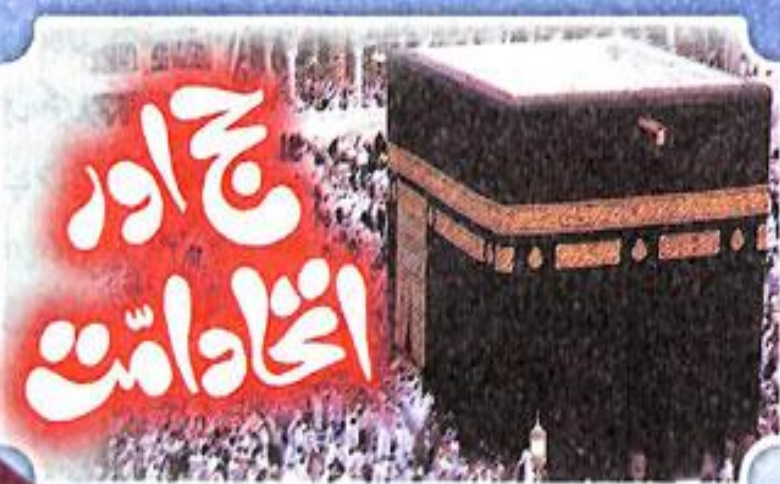

ہالینڈ سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

جب تک جائیداد کا قبضہ نہ دیا جائے ہبہ مکمل نہیں ہوتا

س:...... مرحوم مرزا صاحب نے تین شادی کیں، پہلی دو بیویوں کو طلاق دی، جن سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا (اولاد) موجود ہیں، پچیس سال قبل تیسری بیوی مرحومہ کے نام رہائشی پلاٹ خریدا اور اپنے سرمایہ ملازمت سے مکان تعمیر کیا۔ مرحوم مرزا صاحب کی وفات تک اس مکان میں اپنی تیسری بیوی مرحومہ کے ساتھ رہائش پذیر تھے، اس مرحومہ سے کوئی اولاد نہیں۔ شوہر کے انتقال کے بعد مرحومہ نے روزمرہ کے اخراجات اور اوقات گزر بسر کی خاطر رہائشی مکان اپنے کل اختیار ملکیت سے مبلغ چھیانوے لاکھ میں فروخت کردیا۔ فروخت مکان سے حاصل شدہ رقم امانتاً بھانجی کے ساتھ مشترکہ کھاتے بینک میں رکھ دی۔ یاد رہے کہ مرحومہ کے ورثا میں ایک بھائی اور دو بھتیجے ہیں، جو عرصہ دراز سے گوہر شاہی کے پیروکار ہیں۔ ان کے علاوہ دو بھانجی اور ایک بھانجا (ہمشیرہ کی اولاد) بھی ہیں۔ ہمشیرگان وفات پاچکی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی رشتہ دار نہیں۔

ج:...... صورت مسئولہ میں مرزا مرحوم نے جو پلاٹ بیوی کے نام سے خریدا اور پھر اپنا سرمایہ لگا کر اسے تعمیر کیا اور زندگی میں یہ مکان اپنے تصرف میں رکھا، یہاں تک کہ اس مکان کو ایک مدرسہ کے لئے وقف کرنے کی سعی بھی کی، اس ساری صورت حال سے یہی واضح ہوتا ہے کہ یہ مکان انہوں نے محض کاغذوں میں بیوی کے نام کیا تھا اور زندگی میں بیوی کو ہبہ کرکے مکمل قبضہ و اختیار نہیں دیا، تو یہ ہبہ درست نہیں ہوا۔ لہٰذا اس طرح محض کاغذوں میں نام کردینے سے شرعاً یہ مکان ان کی بیوی کی ملکیت نہیں ہوا، بلکہ یہ مرحوم کا ترکہ شمار ہوگا اور تمام ورثا میں تقسیم ہوگا۔ مرحوم کے ورثا میں ان کا ایک بیٹا، دو بیٹیاں اور بیوہ ہیں۔ کل ترکہ کو ۳۲ حصوں میں تقسیم کرکے چار حصے بیوہ کو، چودہ حصے بیٹے کو اور سات حصے ہر ایک بیٹی کو ملیں گے۔

نوٹ: گوہر شاہی اپنے گمراہ کن اور باطل عقائد ونظریات کی بنا پر مرتد اور خارج از اسلام ہیں، اس بارے میں مختلف دارالافتاؤں سے فتاویٰ بھی جاری ہوچکے ہیں۔ لہٰذا مرحومہ کا مذکورہ حصہ ان کے بھائی کو اس صورت میں ملے گا جبکہ وہ گوہر شاہی کے باطل افکار ونظریات سے مکمل متنفر اور اس کے ہم عقیدہ نہ ہوں۔ بصورت دیگر وہ محروم ہوں گے اور مرحوم کا یہ حصہ ان کے ایک بھانجے اور دو بھانجیوں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ چھ لاکھ بھانجے کو اور تین لاکھ ہر ایک بھانجی کو ملیں گے۔

واضح رہے کہ مفتی عالم الغیب نہیں ہوتا اور معاملہ کی تحقیق کرنا اور حقیقت حال تک رسائی حاصل کرنا بسا اوقات اور بعض حالات میں اس کے لئے ممکن بھی نہیں ہوتا، بالخصوص جب فریقین میں سے ایک فریق حاضر ہو اور دوسرا موجود نہ ہو، اسی وجہ سے مرحومہ کے ترکہ اور ان کے ورثا کے متعلق دونوں صورتیں تحریر کردی گئی ہیں، تحقیق کرکے صحیح صورت حال تک پہنچنا اور اس پر عمل درآمد کرنا سائل کی ذمہ داری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب!

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۷ ۲۵ ذوالقعدہ تا ۳ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵ اگست ۲۰۱۸ء شمارہ: ۳۰

اس شمارے میں!

ہالینڈ سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ!	۵	محمد اعجاز مصطفی
سرکاری ملازمین کی مذہبی شناخت کیوں ضروری ہے؟	۸	غلام نبی مدنی
حج اور اتحادِ امت	۱۰	مولانا محمد اسرار الحق قاسمی
میاں نواز شریف کو سزا کا ایک توجہ طلب پہلو	۱۳	مولانا زاہد الراشدی
حج… ایک سعادت اور عبادت (۴)	۱۵	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۱۹	ادارہ
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورۂ کراچی	۲۳	رپورٹ: مولانا قاضی احسان احمد
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کا دورۂ حب	۲۶	رپورٹ: محمد کلیم اللہ نعمان
معتمد و غیر معتمد تفاسیر (۳۶)	۲۷	مولانا فضل محمد یوسف زئی

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلوی

تواضع، تکبر، ظلم اور صلہ رحمی

حدیث قدسی ٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رحم یعنی رشتہ تعالیٰ کے نام رحمٰن سے مشتق ہے، پس اللہ تعالیٰ نے رحم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو تجھ کو ملائے گا، اس کو میں اپنی رحمت سے ملاؤں گا اور جو تجھ کو قطع کرے گا، میں اس کو قطع کروں گا۔ (بخاری)

حدیث قدسی ٧: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کا نام اپنے نام سے نکالا ہے۔ جس نے اس کو ملایا میں اس کو ملاؤں گا، جس نے اس کو توڑا میں اس سے توڑوں گا۔ (یعنی علاقہ رحمت)۔ (ابوداؤد)

حدیث قدسی ٨: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس شخص کی نماز کو قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے مقابلہ میں تواضع کرتا ہے اور میری مخلوق کے مقابلہ میں بڑائی اور بلندی نہیں ظاہر کرتا اور کوئی رات ایسی نہیں گزارتا جس میں وہ گناہ پر اصرار کرنے والا ہو اور کسی دن میرے ذکر کو قطع نہ کرتا ہو، مسکین مسافر اور بیوہ پر رحم کرتا ہے اور مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا نور آفتاب کے نور کی مثل ہے، میں اس شخص کی اپنی عزت کے دامنوں میں حفاظت کرتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ میں تاریکیوں میں اس کے لئے نور پیدا کردیتا ہوں اور غصہ اور جہالت کے وقت اس میں نور پیدا کرتا ہوں، اس کی مثال میری مخلوق میں ایسی ہے جیسے جنتوں میں جنت الفردوس کی۔ (بزاز)

یعنی اس کا مخلوق میں بڑا درجہ ہوتا ہے۔

حدیث قدسی ٩: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا غصہ اس شخص پر بہت سخت ہوتا ہے، جو ایسے آدمی پر ظلم کرتا ہے، جس کا میرے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوتا۔ (طبرانی فی الکبیر)

یعنی بے وارث جس کا ظاہر میں کوئی حمایتی نہ ہو۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

جماعت کی نماز

س:......امام صاحب کے پیچھے اقامت کہنے والے یا تکبیر پڑھنے والے کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے؟

ج:......اقامت اور تکبیر کہنے والا جماعت کی ضرورت کے اعتبار سے امام صاحب کے پیچھے درمیان میں یا سیدھی یا الٹی طرف کسی بھی صف میں کھڑے ہو کر اقامت اور تکبیر کہہ سکتا ہے۔ شریعت میں تمام صورتیں جائز ہیں، رواج کے مطابق پہلی صف میں امام کے پیچھے جگہ متعین کرنا بھی جائز ہے اور ضرورت کے مطابق کسی اور جگہ سے کھڑے ہو کر اقامت اور تکبیرات کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

س:...... جماعت کی نماز میں کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے والوں کو صف میں شامل ہونے کے حوالے سے شریعت کیا راہنمائی کرتی ہے؟

ج:......کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے اگر جماعت کی نماز میں شامل ہونا چاہیں تو وہ بلا جھجک پوری صف میں کہیں بھی کرسی پر بیٹھ کر صف میں شامل ہو سکتے ہیں، البتہ صفوں کی درستی کو برقرار رکھنے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مناسب، بہتر اور افضل یہ ہے کہ وہ ہر صف کی سیدھی یا الٹی طرف کونوں میں بیٹھیں، اس طرح صفیں بھی درست ہوں گی اور ان کی جماعت کی نماز میں شمولیت پر بھی کوئی فرق نہیں آئے گا۔

س:......جماعت کی نماز میں دو صفوں کے درمیان فاصلہ کتنا ہونا چاہیے؟

ج:......دو صفوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہونا چاہیے کہ دوران نماز ارکان کی ادائیگی میں اگلی اور پچھلی صفوں کے نمازیوں کو کسی قسم کی کوئی دقت اور تنگی پیش نہ آئے۔ دور حاضر میں اس حوالے سے لوگوں کے قد دیکھتے ہوئے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو صفوں کے درمیان فاصلہ کم از کم چار فٹ تک ہونا چاہیے۔

س:......کیا امام اور مقتدیوں کا جماعت کی نماز کے دوران ایک جگہ (مکان) ہونا ضروری ہے؟

ج:......جی ہاں! امام اور مقتدیوں کا ایک مکان یعنی ایک ہی جگہ شروع سے آخر تک ہونا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء یہ کہتے ہیں کہ مکان کے حوالے سے مسجد اور اس کی محراب دو الگ الگ جگہیں ہیں، لہٰذا امام کو دوران جماعت محراب میں کھڑے ہونے کے باوجود اپنے قدموں کا کچھ حصہ محراب سے باہر مسجد میں رکھنا ضروری ہے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ہالینڈ سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اسلام دشمن اور کفار آئے دن مسلمانوں کو مضطرب اور پریشان رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں۔ کبھی اسلامی تعلیمات پر شکوک و شبہات تو کبھی عورتوں کے پردہ پر اعتراض، کبھی اذان پر پابندی تو کبھی مسجد کے میناروں پر اعتراض، نوبت بایں جارسید کہ قرآن کریم کو پھاڑنے، اسے جلانے اور پاؤں تلے روندنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنوانے اور ان کے مقابلے کرانے کی ہرزہ سرائی کی جارہی ہے۔ جس کی بنا پر پاکستانی علمائے کرام اور عوام الناس کے علاوہ پوری دنیا کے مسلمانوں میں غم وغصہ کا پایا جانا ایک فطری بات ہے۔ اس پر علمائے کرام، سیاسی جماعتوں اور مذہبی قائدین نے کیا فرمایا اور ان کے کیا مطالبات ہیں؟ انہیں درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

’’جید علماء کرام اور دینی سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے گستاخانہ خاکوں کے عالمی مقابلے رکوانے کے لئے نگران حکومت کے اقدامات کو ناکافی قرار دیتے ہوئے ٹھوس اور سخت ردعمل کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ اگر ہالینڈ کی حکومت امت مسلمہ کے جذبات کا احساس نہیں کرتی تو حکومت پاکستان ہالینڈ سے سفارتی تعلقات ختم کردے۔ ہالینڈ کے سفیر کو ملک بدر کرکے اس کا سفارت خانہ بند کردیا جائے۔ مفتیان عظام، علمائے کرام اور دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کے مطابق: ’’ہماری جان، مال، عزت وناموس اور اولاد سب کچھ حرمت رسول کے تحفظ پر قربان ہے۔ اس سلسلے میں پُرامن احتجاج یا جو بھی دوسرے معروف طریقے ہیں، بروئے کار لائیں گے اور اپنی حکومت کو مجبور کریں گے کہ ہالینڈ یا اس کے مؤقف کی حمایت کرنے والے ممالک سے تعلقات ختم کیے جائیں، کیونکہ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ رواداری اور آزادی کے نام پر ہم اس طرح کے حساس معاملات کو کسی صورت نظرانداز نہیں کرسکتے۔‘‘‘‘

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا کہنا ہے کہ: ’’ہالینڈ کی جانب سے گستاخانہ خاکوں کے مقابلے کے اعلان کے بعد امت مسلمہ کو متحد ہوکر مؤثر آواز اٹھانا اور احتجاج کرنا چاہئے۔ اسلامی ممالک کی حکومت کو چاہئے کہ او آئی سی کو نمائشی پروگراموں اور اجلاسوں سے آگے بھی کام کرنے پر مجبور کریں۔ عالمی فورمز پر آواز اٹھائیں۔ اقوام متحدہ کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ ایسا قانون بنائے جس میں کسی بھی نبی، مقدس شخصیت کے خلاف کسی بھی قسم کی ہرزہ

سرائی کو قابل سزا قرار دیا جائے۔ ہالینڈ کے اس اقدام سے دنیا کا امن بھی متاثر ہوگا، دوسری جانب اس طرح کے واقعات سے مزید دوریاں پیدا ہوں گی۔ لہٰذا پاکستان کی حکومت قائدانہ کردار ادا کرے اور دیگر اسلامی ممالک ترکی، سعودی عرب، قطر وغیرہ سے رابطے کئے جائیں اور حل تلاش کیا جائے۔‘‘

وفاق المدارس کے صوبائی ترجمان مولانا طلحہ رحمانی کا کہنا ہے کہ ہالینڈ کی حکومت کے ساتھ بات کی جائے کہ وہ یہ اقدام کرکے دنیا بھر کے اربوں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کررہا ہے جو کسی بھی لحاظ سے اچھا عمل نہیں ہے اور اسے اس کے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی راہنما اور سرگودھا میں خاتم النبیین ہارٹ سینٹر کے چیئرمین مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کا کہنا ہے کہ: ’’اس معاملے میں ہم جتنا بھی کوشش کریں حق ادا نہیں کرسکتے۔ ہم ۶۲ اسلامی ممالک میں ایک ارب ۶۲ کروڑ سے زائد مسلمان ہیں۔ مگر ہمارے لئے شرم کی بات ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے ایسی گستاخانہ سازشیں ہورہی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جیسے ہی گستاخانہ خاکوں کے عالمی مقابلے کا اعلان ہوا تھا، اسی وقت سے ملک بھر میں مظاہرے ہوتے۔ ملک بھر میں ہم اپنے کسی بھی مسئلے پر احتجاج کرتے ہیں، مگر اس مسئلے پر اب تک کسی نے کوئی احتجاج نہیں کیا ہے۔ بہرحال ہمیں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ ہالینڈ کے سفیر کو بلائے اور اُسے ملک بدر کیا جائے تاکہ وہاں ہمارا سخت پیغام جائے۔‘‘

مفتی شہاب الدین پوپلزئی کا کہنا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں ۱۳ر جولائی سے ہر جمعہ کو احتجاج کررہی ہے اور آئندہ بھی کیا جاتا رہے گا، مگر اس پر حکومت کو ہی اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ علمائے کرام ہی ناموس رسالت کے پہرے دار ہیں، لہٰذا عوام کو انہی علمائے کرام کو ۲۵ر جولائی کو ایوانوں میں بھیجنا چاہئے تاکہ وہ اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرسکیں۔

جمعیت علمائے اسلام (س) کے صوبائی ڈپٹی جنرل سیکریٹری مولانا حماد مدنی کا کہنا ہے کہ: ’’ہالینڈ میں گستاخانہ خاکوں کے حوالے سے ہمیں دو اقدامات کرنے ہوں گے۔ اول یہ کہ ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا اور ان کی سنتوں پر عمل کرنا ہوگا، دوسرے نمبر پر اسلامی ممالک کی تنظیم (او آئی سی) کو فعال ہونا چاہئے اور فی الفور اس کا اجلاس بلانا چاہئے تاکہ ہالینڈ کی حکومت پر دباؤ بڑھایا جائے اور سفارتی سطح پر بھی اس مسئلے کو زیادہ قوت سے اٹھایا جائے۔‘‘

جمعیت علمائے پاکستان کے راہنما صاحبزادہ اویس نورانی کا کہنا ہے کہ حکومت کو اس معاملے پر سخت احتجاج کرنا چاہئے۔ جب عالمی سطح پر دہشت گردی کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں اور تمام مذاہب کے مابین ماحول کو پُرامن بنانے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں تو ایسے میں اس طرح کے حالات پیدا کرنے کا کیا مقصد ہے اور یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہالینڈ اس طرح کا کام کرکے خود کو دہشت گردی کی آگ میں لپیٹنا چاہتا ہے، جس پر عالمی اداروں کو سوچنا ہوگا اور پاکستان کی حکومت کو فی الفور ہالینڈ سے سفارتی بائیکاٹ کرنا ہوگا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے راہنما اور بلوچستان سے حلقہ برائے پی بی ۴۵ کے امیدوار حافظ ناصرالدین ضامرانی کا کہنا ہے کہ: ’’حکومت کو مضبوط موقف اپنانے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی حکومت کو چاہئے کہ صرف ہالینڈ کے سفیر کو بلاکر احتجاج

نہیں، بلکہ اسے ملک بدر کیا جائے اور ہالینڈ کا سفارت خانہ بند کیا جائے۔‘‘

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے ’’امت‘‘ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ: ’’پاکستان میں عوام کے جذبات اس حوالے سے شدید ہیں۔ ہم ایم ایم کے پلیٹ فارم سے اس کی شدید مذمت کر چکے ہیں۔ موجودہ حکومت کا ہالینڈ کے سفیر اور یورپی یونین کے سفیر کو طلب کرنا کافی نہیں، اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ سفارتی محاذ پر ہمارے سفارت کاروں کو سرگرم ہونا چاہئے۔ اگر اس کے باوجود یہ گستاخانہ مقابلے منسوخ نہیں کئے جائیں تو ہالینڈ سے سفارتی تعلقات ختم کردیئے جائیں۔‘‘ ایک سوال پر ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل اس بارے میں بھرپور احتجاج کرے گی اور پُر امن مظاہروں کے علاوہ عالمی توجہ حاصل کرنے اور حکومت پاکستان کو ٹھوس اقدامت پر مجبور کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کے تمام معروف طریقے استعمال کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ترکی کے صدر طیب اردگان اور ملائیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد جیسی بڑی اسلامی دنیا کی شخصیات اور سربراہان حکومت کو بھی ایم ایم اے قیادت خطوط تحریر کرکے اپنے جذبات ان تک پہنچائے گی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما سینیٹر مولا بخش چانڈیو نے ’’امت‘‘ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ: ’’پیپلز پارٹی تمام مذاہب کے درمیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علمبردار ہے۔ ہم کوئی مذہبی جماعت نہیں ہیں، لیکن پیپلز پارٹی کے بنیادی اصولوں میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ اس ناطے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعصمت کی حفاظت ہمارا فرض اولین ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آئین میں جو ترمیم کرائی وہ آج ہمارے سامنے ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر دباؤ کو مسترد کیا اور اس معاملے پر قادیانیوں کے ساتھ کوئی سودا نہیں کیا۔ ہماری حکومت ان شاء اللہ! ان گستاخانہ خاکوں کو رکوانے کے لئے ہر قسم کے سیاسی اور سفارتی دباؤ کو استعمال کرے گی۔ ماضی میں بی بی شہید کی حکومت نے بھی اس قسم کے معاملات پر عالمی سطح پر بات کی ہے۔‘‘

- مسلم لیگ (ن) کے ترجمان رہنے والے صدیق الفارق نے ’’امت‘‘ کے ساتھ گفتگو میں کہا کہ ’’ن لیگ اور اس کی حکومت اگر اقتدار میں آئی تو اس معاملے کو سنجیدگی سے لے گی، کیونکہ ہم اقوام متحدہ کے چارٹر پر یقین رکھتے ہیں اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ ہم اس مقابلے کو عالمی اداروں کے سامنے لے جائیں گے، کیونکہ یہ عالمی ادارے کے اپنے منشور کے مطابق بنیادی انسانی حقوق کا معاملہ ہے۔ ناموس رسالت کے لئے ہم ہالینڈ کے ساتھ سفارتی رشتے بھی توڑ سکتے ہیں۔‘‘ (روزنامہ امت کراچی، ۳۱ جولائی ۲۰۱۸ء)

ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت پاکستان او آئی سی کا اجلاس بلا کر کوئی ٹھوس اور مضبوط مؤقف اپنا کر اقوام متحدہ سے مطالبہ کرے کہ وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، ان کی مذہبی کتابوں اور ہر ہر مذہب کے ماننے والوں کی مقتدا شخصیات کی توہین کو قانوناً ممنوع قرار دے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے عبرت ناک سزا مقرر کرے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین

سرکاری ملازمین کی مذہبی شناخت کیوں ضروری ہے؟

غلام نبی مدنی

4رجولائی 2018ءکو اسلام آباد ہائیکورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ختم نبوت حلف نامے کے حوالے سے تفصیلی فیصلہ دیا۔ جس میں فاضل جج نے حکومت اور دیگر سیاست دانوں کو تجاویز دیں کہ وہ پاکستان کے آئین کے تناظر میں ختم نبوت اور دیگر مقدس عقائد کی حفاظت کریں۔ منکرین ختم نبوت قادیانی جو آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں ان کے حوالے سے فاضل جج نے کہا کہ وہ اپنی شناخت چھپا کر پاکستان کے اہم اداروں اور اہم پوسٹوں پر براجمان رہتے ہیں، جس سے مسلمان اکثریت کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اس کے لئے جسٹس صدیقی نے کہا قادیانیوں کی پاکستان میں تعداد ابھی تک واضح نہیں۔ محکمہ شماریات کی تعداد اور نادرا کی تعداد میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ جسٹس صدیقی نے کہا کہ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت پاکستان اور نادرا ہر پاکستانی شہری کی مذہبی شناخت معلوم کرے۔ سرکاری اداروں میں ملازمت کرنے والے افراد سے خصوصی طور پر مذہبی شناخت کا حلف نامہ لیا جائے۔ پاکستان کے ہر شہری کا یہ حق ہے کہ اسے معلوم ہو کہ اس پر حکومت کرنے والے شخص اور افسر کا کیا مذہب ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئین پاکستان کے تحت کسی کو مذہبی شناخت چھپانے کا حق نہیں۔

پاکستان میں مذہبی شناخت چھپانے کا معاملہ قیام پاکستان سے سامنے آیا جب قادیانی اپنے مذہب کو چھپا کر پاکستان کے اہم اداروں میں اعلیٰ عہدوں تک پہنچتے رہے۔ جس کا اندازہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی سے لگایا جاسکتا ہے جس نے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھا کہ ان کے ہاں قائد اعظم مسلمان نہیں تھے۔ آئین پاکستان کے تحت قادیانیوں کو 7رستمبر 1974ء کے روز پاکستان کی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دے کر رکھا ہے۔ بعدازاں 26راپریل 1984ء میں صدر ضیاء الحق نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کو مسلمانوں کے شعائر اسلام استعمال کرنے سے روک دیا۔ قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کا اختلاف سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہے۔ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو معاذ اللہ! نبی کہتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبؐ نے بھی بیان کردیا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ 1974ء میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں جس وقت قادیانی مسئلہ زیر بحث تھا تو قادیانیوں کے نمائندے نے قومی اسمبلی کے سامنے اقرار کیا کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا، ہم اسے مسلمان نہیں سمجھتے۔ جس پر ایوان ہکا بکا رہ گیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد پاکستان دیگر اقلیتوں کی طرح آئین کے تحت دیئے گئے قادیانیوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ ان کی جان ومال کی حفاظت ریاست پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ لیکن دوسری طرف قادیانیوں کی جانب سے ہمیشہ آئین پاکستان کی خلاف ورزیاں کی جاتی رہیں۔ چنانچہ آئین کے تحت قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے، کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا استعمال نہیں کرسکتے، پاکستان کے سرکاری اداروں میں اعلیٰ عہدوں تک نہیں جاسکتے۔ دیگر اقلیتوں کی طرح سرکاری ملازمتوں میں صرف اقلیتی مخصوص کوٹے پر جاسکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے قادیانی ان تمام قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ سرکاری ملازمتیں بھی حاصل کرتے ہیں اور اعلیٰ عہدوں تک بھی پہنچتے ہیں۔ اسلام آباد ہائی کورٹ ہی میں یہ معاملہ بھی سامنے آیا کہ سرکاری ملازمتوں سے ریٹائرمنٹ کے بعد بہت سے لوگوں نے اپنے پاسپورٹ میں خود کو قادیانی لکھوایا جب کہ اس سے پہلے وہ مسلمان تھے۔ جسٹس صدیقی کے حالیہ فیصلے میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے سابق پرنسپل سیکریٹری طارق عزیز قادیانی تھے۔ جسٹس صدیقی نے کہا کہ پاکستان کے کتنے لوگوں کو معلوم تھا کہ اسلامی ملک کے صدر کا سیکریٹری قادیانی ہے؟

حیرت اس بات پر ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ اراکین کے لئے ختم نبوت حلف نامہ ضروری

ہوتا ہے، مگر دیگر سرکاری اداروں کے لئے نہیں۔ جب کہ 1993ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے ''ظہیرالدین بنام سرکار'' نامی فیصلے میں بھی کہا ہے کہ قادیانی شناخت نہیں چھپا سکتے، مسلمانوں کے مذہبی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔ یہی بات اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس صدیقی نے لکھی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج تک سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے قادیانیوں کی جانب سے مسلسل آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور اعلیٰ عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ قادیانی سرکاری عہدوں کو اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حالاں کہ یہی قادیانی آئین پاکستان کو بھی نہیں مانتے۔ ان کے مطابق 1974ء میں قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دینے کا فیصلہ غلط ہے۔ اسی بات کو لے کر قادیانی بیرونی دنیا میں پاکستان کے خلاف منفی باتیں اور پروپیگنڈہ کرتے ہوئے بھی پائے جاتے ہیں۔

غور طلب بات یہ ہے کہ پاکستان میں کئی اقلیتیں رہتی ہیں، ان میں سے آج تک کسی اقلیت نے اپنی شناخت چھپائی اور نہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں والے فوائد سمیٹے۔ صرف قادیانی ہیں جو خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں والے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے نہ صرف اسلام آباد ہائی کورٹ کا حالیہ فیصلہ بلکہ اس سے قبل سپریم کورٹ کا فیصلہ ''ظہیر الدین بنام سرکار'' بھی قانون کے مطابق ہیں، جن پر عملدرآمد کرانا حکومت وقت کا کام ہے۔ مگر افسوس! پاکستان کی موجودہ نگران حکومت کے وزیر اطلاعات ونشریات بیرسٹر علی ظفر نے 10 جولائی 2018ء کو اسلام آباد میں اقلیتوں کے ایک سیمینار میں خطاب کے دوران کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کا یہ کہنا کہ سرکاری ملازمین کے لئے شناخت بتانا ضروری ہے، یہ خلاف قانون ہے، حکومت اسے چیلنج کرے گی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ حکومت کو شہریوں میں مذہب کے اختیار سے فرق نہیں کرنا چاہئے۔ نگران حکومت کے وفاقی وزیر کی یہ باتیں دراصل خود خلاف آئین ہیں۔ آئین میں جب لکھا ہے کہ قادیانی غیرمسلم ہیں، وہ اپنی مذہبی شناخت نہیں چھپا سکتے، مسلمانوں والے شعائر استعمال نہیں کر سکتے، تو پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے لئے مذہبی شناخت بتانا کوئی ضروری نہیں؟ اگر یہ بات درست مان لی جائے تو پھر تو مبینہ طور پر مذہبی شناخت چھپا کر پاکستان کا وزیراعظم یا صدر غیرمسلم بن سکتا ہے، جو یقیناً خلاف آئین ہے اور اراکین اسمبلی اور سینٹ کے لئے ختم نبوت حلف نامہ بھی ضروری نہیں ہونا چاہئے، کیوں کہ ختم نبوت حلف نامہ بھی دراصل مذہبی شناخت بتانا ہوتا ہے۔ مذہبی شناخت چھپانے سے سب سے بڑا نقصان پاکستان کی اکثریتی آبادی کو ہوتا ہے، جو مسلمان ہیں کہ ان کے حقوق پر غیرمسلم مذہبی شناخت چھپا کر قابض ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بیرسٹر علی ظفر کے اس بیان سے براہ راست فائدہ قادیانیوں کو پہنچتا ہے کہ پاکستان میں صرف یہی وہ اقلیت ہے جو اپنی شناخت چھپاتی ہے۔ مسلمانوں کا روپ دھار کر عام لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ پھر مذہبی شناخت اگر ضروری نہ ہو تو اس سے نظریہ پاکستان پر بھی زد پڑتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ دو قومی نظریہ بھی تو مذہبی شناخت ہی تھا، جس کی بنیاد پر پاکستان بنایا گیا۔ اگر آج ہم پاکستان میں مذہبی شناخت کو ختم کر دیں تو پھر نظریہ پاکستان ہی گویا معطل ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری طرف جب اراکین اسمبلی کے لئے مذہبی شناخت بتانا ضروری ہے تو پھر دیگر سرکاری اداروں میں کیوں ضروری نہیں ہونا چاہئے؟ اس لئے سیاست دانوں کو مل کر یہ قانون سازی کرنی چاہئے کہ ہر سرکاری ملازم سے مذہبی شناخت کا حلف نامہ لیا جائے اور ریاست کو یہ بات یقینی بنانی چاہئے کہ وہ ہر شہری کی مذہبی شناخت سے واقف ہو۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ہو جہاں پر مذہبی شناخت چھپائی جاتی ہو۔ ہر ملک اپنے شہریوں کی مذہبی شناخت کو رجسٹر کرتا ہے تو پاکستان کو بھی چاہئے کہ وہ سرکاری اداروں سمیت دیگر شہریوں کی مذہبی شناخت کو رجسٹر کرے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سے اقلیتوں کے حقوق پر کوئی زد پڑے گی، بلکہ اقلیتوں کو آئین کے تحت ان کے بنیادی حقوق آج بھی دیئے جا رہے ہیں۔

بہرحال! نگران حکومت کے وزیر اطلاعات ونشریات کو بھی چاہئے کہ انہوں نے جو متنازع بات کہی اس سے رجوع کریں۔ اگر موصوف وزیر واقعی ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہیں تو عوام کو اپنا دباؤ ڈالنا چاہئے۔ پھر نگران حکومت کو آخر کیا ضرورت پیش آ گئی کہ وہ مختصر وقت میں آئین اور قانون کے خلاف عدالتوں میں جانے لگیں؟ قانون سازی کا حق پارلیمنٹ کو ہے۔ یاد رہے کہ بیرسٹر علی ظفر نے اس سے پہلے رمضان ٹرانسمیشن کے حوالے سے گزشتہ رمضان سے پہلے دیئے گئے جسٹس صدیقی کے فیصلے کو چیلنج کر کے معطل کروایا تھا۔ حالاں کہ جسٹس صدیقی کا فیصلہ آئین پاکستان اور پاکستان کی تہذیبی و ثقافتی امنگوں کے عین مطابق تھا۔ بہرحال! پاکستانی قوم کو اس معاملے میں احتجاج کرنا چاہئے اور نظریۂ اسلام اور نظریہ پاکستان کی حفاظت کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، 13 جولائی 2018ء)

حج اور اتحادِ امت

مولانا محمد اسرار الحق قاسمی

اسلام میں اجتماعیت پر بڑا زور دیا گیا ہے، اس سلسلے میں قرآن کریم کی واضح آیات بھی موجود ہیں اور روشن احادیث بھی، اسی طرح مسلمانوں کے درمیان اجتماعیت قائم کرنے کے لئے عملی نظام بھی موجود ہے۔ قرآن میں باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ'' (الحجرات:۱۰) (تمام مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں)۔

اللہ رب العزت اجتماعیت کی مدد فرماتے ہیں: ''یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ''۔ اسلام میں بہت سی عبادتوں کو ایک ساتھ ادا کرنے کا حکم کیا گیا ہے؛ تاکہ مسلمانوں کے درمیان اجتماعیت واخوت قائم رہے۔

اس پر سوال ہوتا ہے کہ اسلام میں اجتماعیت پر اس قدر زور کیوں دیا گیا ہے؟ کیوں مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد قائم کرنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے؟ دراصل اتحاد واجتماعیت کسی بھی قوم کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ قومیں باہم جس قدر متحد اور مجتمع ہوتی ہیں، اُسی قدر وہ با اثر اور ناقابلِ تسخیر خیال کی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس جو اقوام وملل باہم اختلافات کا شکار ہو جاتی ہیں، ان کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے، ان کے لئے اپنی شناخت وتشخص کو بچا پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئی قوم افراد کے اعتبار سے خواہ چھوٹی ہو؛ لیکن اگر وہ متحد ہے تو اس کے مستقبل کے تابناک ہونے کے امکانات روشن رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی تاریخ میں اس کی روشن مثالیں موجود ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی تعداد بڑی قلیل تھی؛ لیکن وہ باہم متحد تھے، تو اس چھوٹی سی تعداد نے بڑے بڑے معرکوں کو سر کیا۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں اسلام دنیا کے دور دراز کے علاقوں وملکوں میں پہنچ گیا، مختلف ممالک ایک کے بعد ایک مسلمانوں کے زیرِ نگیں آتے چلے گئے اور دنیا کی بڑی بڑی قومیں مسلمانوں کے سامنے بکھر کر رہ گئیں؛ لیکن جب مسلمانوں میں اخوت وبھائی چارگی نہ رہی، وہ باہم لڑنے لگے، اپنے اپنے مفادات کے لئے اپنے ہی بھائیوں پر حملہ آور ہونے لگے تو دنیا سے مسلمانوں کا دبدبہ ختم ہو گیا اور چھوٹی چھوٹی قومیں بھی انہیں لقمۂ تر سمجھنے لگیں۔

آج صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس پچاس سے زیادہ ممالک وملکتیں ہیں۔ دنیا میں ان کی تعداد سوا ارب سے بھی زائد ہے، مسلمانوں کے متعدد ممالک میں پٹرول، ڈیزل، تیل وگیس کے ذخائر موجود ہیں اور ان کے پاس پُرتعیش زندگی گزارنے کے لئے وافر مقدار میں وسائل وذرائع ہیں؛ مگر اس کے باوجود دنیا کے منظرنامے پر ان کا کوئی اثر ورسوخ نہیں ہے، نہ صرف دنیا کی بڑی قومیں؛ بلکہ چھوٹی چھوٹی قومیں بھی ان کا محاصرہ کرنے پر کمربستہ نظر آتی ہیں اور اُن پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی کوششیں کرتی ہیں۔ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے آئے دن اسلام پر بے ہودہ الزامات لگائے جاتے ہیں اور کبھی قرآن کو تو کبھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے؛ تاکہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچے، وہ مشتعل ہوں اور پھر ان کو جانی ومالی نقصان سے دو چار کیا جائے۔ مسلمانوں کی یہ دُرگت اس لئے ہوئی کہ وہ باہم متحد نہیں ہیں، چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ گئے ہیں۔ کہیں برادریوں کے نام پر ان کے درمیان فاصلے قائم ہیں، کہیں مسلک کے نام پر ان کے مابین دوریاں پائی جاتی ہیں اور کہیں علاقائیت کے نام پر باہم دست وگریباں ہیں۔ اس فرقہ بندی نے مسلمانوں کے شیرازے کو بری طرح متاثر کیا ہے۔

یہ زمانہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا ہے۔ ہر قوم دنیا پر اپنی بالادستی قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے، اسی لئے آگے بڑھنے اور دوسری قوموں کو پیچھے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اختیار کئے جا رہے ہیں، وہ قومیں جو صدیوں سے منتشر چلی آ رہی تھیں، وہ اب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنی طاقت میں اضافہ کر رہی ہیں؛ مگر مسلمان ہنوز منتشر ہیں۔ علامہ اقبال نے اس کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا ہے:

یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سب ہی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

صدیوں سے مسلمانوں کے درمیان جاری اختلافات کے خطرناک نتائج نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب تک مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد واجتماعیت قائم نہیں کریں گے، رسوائی اور پسماندگی کی بیڑیاں ان کے پیروں میں پڑی رہیں گی؛ حالانکہ برٹس ہا برس

سے جاری مسلمانوں کے درمیان قائم اختلافات کا ختم ہونا بہ ظاہر آسان نظر نہیں آتا اور اس سلسلے میں کی جانے والی تدبیروں کے کارگر ہونے کے مضبوط امکانات بھی دکھائی نہیں دیتے؛ مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلمان اپنے آپ کو اسلام کا پابند بنالیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، نیز اسلامی نظام کو اپنے درمیان اخلاص وجذبات کے ساتھ قائم کریں تو مضبوط اتحاد اور یگانگت ان کے مابین آسانی کے ساتھ قائم ہوجائے گی۔

اسلام میں عبادات پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے چار کا تعلق براہِ راست عبادت سے ہے۔ قرآن میں انسان کی پیدائش کا مقصد بھی عبادتِ الٰہی بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا گیا: "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ" (الذاریات:۵۶) اگر مسلمان خلوصِ نیت کے ساتھ عبادت کریں اور عبادت کے تقاضوں و مطالبوں کو پورا کریں تو ان کے درمیان اجتماعیت قائم ہوجائے گی۔ مثال کے طور پر پانچ وقت کی نمازیں مسلمانوں پر فرض کی گئی ہیں؛ لیکن ان نمازوں کو اجتماعیت کے ساتھ ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ دن رات میں پانچ بار ایک ہی وقت میں مسجد میں جمع ہونا، پھر ایک ہی ساتھ کاندھے سے کاندھا ملانا، ایک ہی ساتھ رکوع و سجود کرنا، اٹھنا اور بیٹھنا آپسی بھائی چارے کے لئے بڑا مؤثر ہے۔ محلّہ کی سطح پر اتحاد کے قیام کے بعد اس کے دائرے کو مزید اس طرح پھیلایا گیا ہے کہ ہفتے میں ایک بار جمعہ کی نماز فرض کی گئی ہے اور اس نماز کو شہر کی جامع مسجد میں ادا کرنا زیادہ بہتر قرار دیا گیا۔ شہر کی جامع مسجد کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے؛ تاکہ پورے شہر کے لوگ کم از کم ہفتے میں ایک بار جامع مسجد میں جمع ہوجایا کریں اور ایک ساتھ بارگاہِ الٰہی میں سربہ سجود ہوجایا کریں، یقیناً یہ عمل بھی مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے قیام کے لئے بڑا مؤثر ہے۔ سال میں دو مرتبہ عیدین کے مواقع پر دوگانہ نماز کی ادائیگی کے لئے عیدگاہ کا انتخاب اس لئے بھی بہترین ہے کہ وہاں نہ صرف ایک قصبے یا شہر کے لوگ جمع ہوں؛ بلکہ قرب و جوار کی بستیوں و گاؤں کے مسلمان بھی اکٹھے ہوں، ایک ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں، آپس میں کاندھے سے کاندھا ملائیں۔ اس موقع پر ایک دوسرے کو مبارکباد بھی پیش کریں اور ایک دوسرے کے احوال سے بھی واقف ہوں۔

عالمی سطح پر مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اجتماعیت قائم کرنے کے لئے باری تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ایک بڑے اور بین الاقوامی اجتماع کا موقع حج کی شکل میں عنایت فرمایا۔ صاحبِ استطاعت افراد کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے ملکوں و خطوں سے سفر کریں، بیت اللہ میں جمع ہوں جو امن و سلامتی کا مرکز ہے؛ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے ایام میں ہر خطے اور ہر ملک کے مسلمان بیت اللہ شریف میں مجتمع ہوتے ہیں اور مخصوص دنوں میں طواف کرتے ہیں، ارکانِ حج ادا کرتے ہیں، منیٰ میں جاتے ہیں، کوہِ صفا اور مروہ پر دوڑ لگاتے ہیں۔ اسی اثنا میں انھیں ایک دوسرے کے ساتھ گفت و شنید اور باہم متعارف ہونے کا موقع بھی ملتا ہے۔ ان کے لئے اس بات کا موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنے علاقوں کے حالات و واقعات ایک دوسرے کو بتاسکیں، ایک دوسرے کے مشورے حاصل کرسکیں۔ ساتھ ہی اس عظیم اجتماع سے یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان اللہ کے دربار میں برابر ہیں۔ وہاں نہ کوئی چھوٹا ہے، نہ بڑا؛ سب کو ایک ہی جیسے اعمال کرنے ہیں، سب کو "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک" کی صدائیں بلند کرنی ہیں، سب کو احرام باندھنا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز

حج اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمان پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے اپنے آپ کو جھکادیں اور پورے طور پر اللہ کی اطاعت کریں۔ حج اس بات کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کمتر یا حقیر نہ سمجھے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ وہ بڑا ہے یا امیر ہے، عہدیدار ہے یا شہرت یافتہ ہے اور دوسرا چھوٹا ہے یا غریب ہے یا عام آدمی ہے۔ جب انسان اپنے ذہن کو پاک صاف کرے گا اور اپنی بڑائی کے خیال کو قلب سے نکال پھینکے گا تو مسلمان ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ اتحاد و اجتماعیت کا جو ثبوت حجاجِ کرام حج کے موقع پر دیتے ہیں، وہی ثبوت اگر وہ اپنے اپنے علاقوں میں جاکر دیں تو مثبت اثرات ظاہر ہوں گے۔ اسی طرح جو باتیں وہ دورانِ حج سیکھتے ہیں، اگر اپنے اپنے خطوں و سوسائٹیوں میں جاکر دوسرے مسلمانوں کو بھی سکھائیں تو حج کی افادیت کا دائرہ پوری دنیا کے مسلمانوں پر پھیل جائے گا۔ افسوس! مسلمان حج کے ماحول کو اپنے وطن واپس لوٹ کر قائم نہیں رکھ پاتے اور اس پیغام کو عام نہیں کرپاتے جو انھیں دورانِ حج حاصل ہوتا ہے۔ حج کرنے والے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حج کرنے کے بعد حاجی ایسا ہوجاتا ہے جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے، یعنی اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور وہ پاک صاف مسلمان بن جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ خدا کا جو بندہ اس مقام پر فائز ہوجائے، اس کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ عوام الناس کے درمیان ایک پکا سچا مسلمان ہونے کا ثبوت بھی دے؛ تاکہ دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی اس کی شخصیت مفید و مؤثر ثابت ہو، مسلمانوں کی اکثر

سوسائٹیوں میں ان لوگوں کی اچھی خاصی تعداد پائی جاتی ہے جو حج کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اگر تمام حجاج کرام لوگوں کے سامنے اسلام کی باتیں کریں گے اور جو تربیت انھوں نے حج کے دوران حاصل کی ہے، اُسے لوگوں میں تقسیم کریں گے تو سماج اور افراد کی اصلاح کا مؤثر سامان فراہم ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ اپنے اپنے علاقے کے مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیں گے اور اسے اپنا مشن بنائیں گے تو اس کے مثبت اور بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ کاش! حجاج کرام حج کے اس پیغام کو سمجھیں، اسے عام کرنے پر کمر بستہ ہوں اور اپنی کوششوں کو وقت کی ضرورت کے مطابق مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اجتماعیت قائم کرکے انہیں بحیثیت ایک امت وملت تقویت پہنچانے کا کام کریں۔

حج بیت اللہ کے موقع پر مسلمانوں کے درمیان عالمی اتحاد بھی ممکن ہے؛ اس لئے کہ ساری دنیا کے مسلمان وہاں جمع ہوتے ہیں، پھر ہر مسلمان بیت اللہ کا احترام بھی کرتا ہے۔ وہاں اگر وسیع پیمانہ پر اتحاد و اجتماعیت کی بات کی جائے تو مؤثر ثابت ہوگی۔ اس وقت عالمی اتحاد کی ضرورت بھی ہے؛ کیونکہ مسلم ممالک کے مابین جس طرح کا اتحاد ہونا چاہئے، وہ نظر نہیں آتا۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ تنظیمیں اس طرح کی موجود ہیں جن سے بہ ظاہر یہ پتہ چلتا ہے کہ مسلم ملکوں میں اتحاد ہے؛ لیکن جب اس اتحاد کی عملی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو یہ ممالک اپنی اپنی رائے کے ساتھ الگ تھلگ نظر آتے ہیں۔ اگر کسی مسلم ملک میں حالات خراب ہیں تو یہ اس کا تعاون بھی کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے۔ ایسے ہی کسی ملک میں مسلمانوں کو ستایا اور دبایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ظلم و ناانصافی ہوتی ہے تب بھی وہ ہونٹوں سلے رہتے ہیں، حالاں کہ بحیثیت مسلم سارے مسلمانوں اور مسلم ملکوں کو دوسرے مقامات کے مسلمانوں کی بھی فکر ہونی چاہئے۔ اتحاد اور باہمی روابط نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے مالدار ممالک ان مسلم ملکوں کا تعاون بھی نہیں کرپاتے، جہاں غربت پائی جاتی ہے اور جہاں کے لوگ بڑی مفلوک الحالی میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں؛ جب کہ ہونا یہ چاہئے کہ ایسے غریب ممالک اور مسلمانوں کی مالی امداد کی جانی چاہئے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وسیع پیمانہ پر مسلمانوں کے مابین اتحاد و اتفاق کی کوئی کوشش مؤثر ثابت نہ ہوئی تو آنے والے وقت میں مسلمان اور پیچھے ہو جائیں گے اور طرح طرح کے مسائل میں مزید گھر جائیں گے۔ حج بیت اللہ کے پیغام سے تمام عالم کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم، اگست رستمبر، 2017ء)

مولانا عبدالقادر ڈیروی کا سانحہ ارتحال

مولانا عبدالقادر ڈیرویؒ ایک جرأت مند، بہادر خطیب، صاحب نسبت بزرگ تھے، ایک عرصہ تک کوئٹہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، لیکن ان کی بے باکی اور بہادری حکمرانوں کو ذرا برابر پسند نہ آئی تو انہوں نے مولانا کو صوبہ بدر کردیا اور مولانا نے اپنے آبائی علاقہ میں ڈیرہ لگا کر احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ادا کرنا شروع کردیا۔

مولانا صرف صوفی باصفا ہی نہیں بلکہ حق گو عالم دین اور خطیب بھی تھے۔ موصوف سے جب بھی ملاقات ہوئی۔ انتہائی خندہ پیشانی سے پیش آئے، لیہ کی ختم نبوت کانفرنس میں موصوف تشریف لاتے تو ان کی زیارت وملاقات ہو جاتی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارگزاری کی فرمائش کرتے، سننے کے بعد مسرت وشادمانی کا اظہار فرماتے، مجلس کے خورد وکلاں سے محبت اور ان کی عزت ووقار کا خیال فرماتے۔

سال رواں کے آغاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لیہ میں ایک کانفرنس کا اہتمام فرمایا جس میں حضرت موصوف بھی تشریف لائے۔ یہ اُن سے آخری ملاقات تھی، آپ نے ایک فرمائش بھی فرمائی، سوئے قسمت میں وہ فرمائش پوری نہ کرسکا، انہوں نے ایک کتاب کا مطالبہ فرمایا، راقم نے کہا کہ آپ اپنے ڈویژنل مبلغ مولانا محمد اقبال میلسوی صاحب کے ذمہ لگائیں کہ وہ میٹنگ کے موقع پر یاد دہانی کرائیں، وہ کتاب "قادیانیوں کے خلاف عدالتوں کے تاریخی فیصلے" تھی، نہ تو مبلغ صاحب نے میٹنگ کے موقع پر یاد دہانی کرائی اور نہ ہی راقم بھجوا سکا۔ ۴ رجولائی کو کسی ساتھی نے فون پر حضرت والا کی وفات کی اطلاع کی۔ راقم سفر پذیر ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شرکت سے محروم رہا۔

آپ کا اصلاحی تعلق گدائی شریف کے مولانا علی المرتضیٰ سے تھا جو ہمارے حضرت بہلویؒ اور حضرت اقدس مولانا فضل علی قریشیؒ کے خلیفہ مجاز اور میرے دادا پیر، بایں ہمہ معنی کہ آپ نے میرے شیخ حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کو چاروں سلسلوں میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔ صوبہ بدری کے بعد آپ نے تصوف وتزکیہ کے محاذ کو پسند فرمایا اور لوگوں کی روحانی اصلاح کی طرف توجہ فرمائی۔

آپ نے ۲۰۰۰ء میں جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان سے باضابطہ دورۂ حدیث شریف کیا اور شیخ الحدیث مولانا محمد یٰسین صابر دامت برکاتہم سے بخاری شریف اور کتب احادیث کا درس لیا اور ساری زندگی اللہ، اللہ کرتے اور کراتے گزار دی۔ آپ کی وفات سے قحط الرجال کے اس دور میں ڈیرہ غازی خان ایک صالح عالم دین کے وجود سے محروم ہو گیا۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں، آمین یا اللہ العالمین!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

میاں محمد نواز شریف کو سزا کا ایک توجہ طلب پہلو!

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

میاں نواز شریف کو ان کی بیٹی اور داماد سمیت جو سزا سنائی گئی ہے اس پر ایک عرصہ تک تبصروں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اب سے اٹھارہ برس قبل جب میاں صاحب موصوف کو طیارہ سازش کیس میں سزا سنائی گئی تھی تو اس وقت کے حالات کی روشنی میں ایک کالم میں اس پر ہم نے تبصرہ کیا تھا جو ۱۱راپریل ۲۰۰۰ء کو روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں شائع ہوا تھا، اسے دوبارہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے:

طیارہ سازش کیس کا فیصلہ میں نے دینہ ضلع جہلم میں سنا۔ دینہ کے عالم دین مولانا محمد حسین ایک عرصہ سے انگلینڈ میں مقیم ہیں، ان کے بیٹے امین الرشید نے حرکۃ الجہاد الاسلامی کے ساتھ میدان جنگ میں شہادت پائی ہے اور انہوں نے اس کی یاد میں دینہ میں جامعہ امینیہ اسلامیہ کے نام سے دینی درسگاہ تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ تین کنال جگہ میں طالبات کی دینی تعلیم کا مدرسہ قائم کیا جائے گا۔ ۶راپریل کو اس کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی جس میں مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ تقریب سے فارغ ہوکر مقامی سماجی رہنما اور بلدیہ کے سابق کونسلر حاجی محمد مستقیم انصاری کے گھر کھانا کھا رہا تھا کہ کیس کے فیصلہ کی تفصیلات کا علم ہوا۔ فیصلے پر تعجب بھی ہوا اور ایک حد تک اس بات پر اطمینان بھی کہ اس سے زیادہ سنگین سزا شاید ملک میں کسی نئے سیاسی خلفشار کا باعث بن جاتی۔ بہرحال عدالت کا فیصلہ ہے جس کے حسن و قبح کا جائزہ لینے کے لئے عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے دونوں مراحل ابھی باقی ہیں اور حتمی نتیجہ کے سامنے آنے میں غالباً زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

گوجرانوالہ واپسی کے لئے جہلم کے جنرل بس اسٹینڈ سے ویگن پر بیٹھا تو میری سیٹ درمیان میں تھی اور پچھلی سیٹ پر دو خواتین تھیں جن میں سے ایک کسی شادی میں شرکت کے بعد گھر واپس جارہی تھی۔ ویگن کے روانہ ہوتے ہی ان دونوں کی گفتگو شروع ہوئی اور گوجرانوالہ پہنچنے تک کسی وقفہ کے بغیر یہ سلسلہ جاری رہا۔ گفتگو کا آغاز حسب توقع نواز شریف کیس کے فیصلے سے ہوا اور پھر شادی بیاہ سے لے کر مہنگائی اور تقدیر تک معاملات اس کی لپیٹ میں آتے چلے گئے۔ گفتگو سے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ خواتین تعلیم یافتہ نہیں ہیں بلکہ عام گھریلو قسم کی عورتیں ہیں مگر انہوں نے طیارہ سازش کیس اور سابقہ حکومت کے ساتھ موجودہ حکومت کی کارکردگی کا تقابل کرتے ہوئے جو باتیں کیں وہ یہ بتانے کے لئے کافی تھیں کہ ہمارے ہاں سیاسی شعور کا دائرہ پہلے کی طرح محدود نہیں رہا بلکہ ایک عام شہری اور گھریلو عورت کے لئے بھی سیاسی معاملات کے پس منظر میں جھانکنا اب کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔

بات چیت کا آغاز ایک خاتون کے اس جملہ سے ہوا کہ "نماز شریف نوں عمر سزا ہول گئی اے"۔ اور پھر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جو کچھ کہا اس کے دو جملوں کا ذکر کرنا مناسب سمجھوں گا، اس کا کہنا تھا کہ نواز شریف نے کوئی ایسا کام تو نہیں کیا تھا جس پر اسے یہ سزا دی جاتی ہاں "اے پہاڑی جیہڑی واپس کیتی سوائے چنگا نہیں سو کیتا۔" یعنی کارگل کے مورچے مجاہدین سے خالی کرانے والی بات نواز شریف سے ہمدردی رکھنے والی اس خاتون کو بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ پھر اس نے نواز شریف کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمارا کوئی "ماے دا پتر" نہیں تھا مگر غریبوں کے لئے اچھا تھا اور اس کے دور میں غریبوں کو سہولت حاصل ہوتی تھی جو موجودہ حکومت میں نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اس نے گفتگو کا رخ موجودہ حکومت کی طرف موڑ دیا اور کہا کہ اس حکومت نے تو غریبوں کے لئے کچھ نہیں کیا، الٹا مہنگائی میں اضافہ کیا ہے۔ اس نے خدا جانے کس جگہ کا ذکر کیا کہ وہاں غریب لوگوں کو ریڑھیاں لگانے سے روک دیا گیا ہے، جس پر اس کا تبصرہ یہ تھا کہ "کہناں تے روٹی نکر دا سیلا وی لوکاں کولوں کھوہ لیا اے"۔ دونوں حکومتوں کے تقابل کے بعد پھر ان خواتین کا رخ نواز شریف کی طرف تھا اور اب ان کی امید کا سہارا یہ آس تھی کہ "چلو خیر اے اپیلاں اچ جان چھٹ جائے گی سو۔"

یہ بظاہر دو عام سی عورتوں کا تبصرہ ہے مگر رائے عامہ کی جس سطح کی وہ نمائندگی کر رہی ہیں اس کو نظر انداز کرنا آج کے دور میں ممکن نہیں ہے اور موجودہ حکومت کے پالیسی سازوں کے لئے یقیناً یہ لمحہ فکریہ ہے۔ میاں محمد نواز شریف کو سنائی جانے والی اس سزا سے مجھے بھی ذاتی طور پر دکھ ہوا ہے مگر اس سب کچھ کے پیچھے ان کا اپنا رویہ اور طرز عمل کارفرما ہے، اس لئے اس پر دکھ کے اظہار کے سوا اور کچھ کیا بھی نہیں جاسکتا۔ مجھے کچھ عرصہ میاں صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے جس

دور میں اسلامی جمہوری اتحاد (آئی جے آئی) قائم ہوا تو وہ پنجاب کے صدر تھے اور میں نائب صدر تھا مگر سیاسی سوچ، طرز عمل اور معاملہ کاری کے فقدان کے باعث دو چار ماہ سے زیادہ ان کے ساتھ نہ چل سکا اور استعفیٰ دے کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے نزدیک معاملات کے یہاں تک پہنچنے کا بنیادی سبب یہی ہے کہ ملک کا وزیراعظم اور ایک بڑی سیاسی پارٹی کا سربراہ ہونے کے باوجود میاں محمد نواز شریف سیاسی معاملات کو سیاسی انداز سے ڈیل کرنے کا سلیقہ نہ سیکھ سکے اور وہ آخر وقت تک "سیاست" اور "کاروبار" کے فرق کو ذہنی طور پر قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔

لیکن اس سے ہٹ کر ایک اور پہلو سے بھی "طیارہ سازش کیس" کے اس فیصلے کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ اسلامی تاریخ میں برمکی خاندان بہت معروف خاندان ہے، عباسی خلافت کے آغاز میں ہی وسطی ایشیا (بلخ) سے تعلق رکھنے والے اس خاندان کے سربراہ خالد برمکی نے پہلے عباسی خلیفہ ابوالعباس سفاح کی حکومت میں اہم عہدہ حاصل کر لیا تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے یحییٰ اور دو پوتوں فضل اور جعفر نے ہارون الرشید کے دربار میں جو رسوخ حاصل کیا اس سے پوری دنیا انگشت بدنداں ہو کر رہ گئی تھی۔ ایک دور میں ہارون الرشید کی وسیع و عریض سلطنت میں، جو بلاشبہ اپنے دور کی دنیا کی سب سے بڑی منظم سلطنت تھی، یحییٰ برمکی اور اس کے بیٹوں کو خلیفہ کے بعد سب سے زیادہ بااختیار خاندان کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ اقتدار، دولت اور پروٹوکول کے سہ آتشہ نشے نے ان کے دماغوں کو ساتویں آسمان سے اوپر پہنچا دیا تھا کہ اچانک خدا کی بے آواز لاٹھی حرکت میں آئی، جعفر برمکی خلیفہ ہارون الرشید کے حکم پر قتل ہوا اور اس کی لاش کئی روز تک بغداد کے بازار میں لٹکتی رہی جبکہ یحییٰ اور اس کے دیگر بیٹوں نے زندگی کے باقی دن قید خانے میں گزارے۔ امام ابن کثیرؒ نے "البدایہ والنہایہ" میں لکھا ہے کہ جن دنوں برمکی خاندان کا سربراہ یحییٰ برمکی اپنے بیٹوں کے ہمراہ الرقہ کے قید خانے میں زندگی کے آخری دن گزار رہا تھا اس کے ایک بیٹے نے دریافت کیا کہ ابا جان! اس قدر اقتدار، دولت اور شہرت کے بعد اب ہم اس مقام پر پہنچ گئے ہیں، آخر اس کا سبب کیا ہے؟ یحییٰ برمکی جہاندیدہ شخص تھا اس لئے کسی تکلف کے بغیر اس نے جواب دیا:

"بیٹا! لگتا ہے کسی مظلوم کی بددعا نے چپکے سے عرش کا دروازہ کھٹکھٹا لیا ہے اور ہم اس سے بے خبر رہے ہیں۔"

مجھے شریف فیملی کے سربراہ میاں محمد نواز شریف سے ہمدردی ہے لیکن میں یحییٰ برمکی کی زبان میں انہیں یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ اقتدار، دولت اور پروٹوکول کے سہ آتشہ نشے کی زد میں آنے والے مظلوموں کی فہرست پر ایک نظر ڈال لیجئے، ہو سکتا ہے اپنی موجودہ آزمائش کا اصل سبب معلوم کرنے میں انہیں کچھ سہولت حاصل ہو جائے۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد، ۱۸ جولائی ۲۰۱۸ء)

جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے ختم نبوت کیس کے فیصلہ کو چیلنج کرنے کی مذمت

نامہ نگار (مولانا محمد عارف) گوجرانوالہ کے علماء نے وفاقی وزیر کی طرف سے جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے ختم نبوت کیس کے فیصلہ کو چیلنج کرنے کی مذمت کی ہے اور اس اعلان کی شدید مزاحمت کا فیصلہ کیا ہے۔ ملکی سطح پر ختم نبوت رابطہ کمیٹی کو منظم کرنے کے لئے اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے اور اسلام آباد میں مرکزی سطح پر کنونشن کا تقاضا کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت سے رابطہ کے لئے شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی کو اختیارات سونپ دیئے گئے ہیں۔ آئین میں ختم نبوت کے حلف نامہ کیس میں پی ٹی آئی کے راہنما شفقت محمود کی وضاحت کو مسترد کرتے ہوئے پی ٹی آئی قیادت سے شفقت محمود سے ٹکٹ واپس لینے اور اس معاملہ پر پائے جانے والے ابہام کو دور کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ شفقت محمود حلقہ کے علماء کرام اور دینی مراکز کو مطمئن کریں اور مرکزی دینی قیادت کے سامنے اپنی پوزیشن واضح کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے ہیں تو وہ قصوروار گردانے جائیں گے۔ ہالینڈ کی طرف سے توہین آمیز خاکوں کے متعلق حکومتی اقدام کو سراہا گیا اور یورپی اور ہالینڈ کے سفراء کو بلا کر وضاحت طلب کرنے کی حمایت کی گئی اور اس بات پر زور دیا گیا کہ او آئی سی کا ہنگامی اجلاس بلا کر اس معاملہ پر دوٹوک موقف اپنایا جائے اور ایسے اقدامات اٹھائے جائیں کہ آئندہ ایسا کچھ نہ ہو۔ اجلاس میں حکومت کی طرف سے بلاگرز گروپ کے جبران ناصر کو این اے 247 سے الیکشن لڑنے کی اجازت دینے کی مذمت کی گئی اور حکومت اور الیکشن کمیشن کے رویے کی مذمت کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ فورتھ شیڈول اور کالعدم تنظیموں کے عنوان پر اقدامات کئے جاتے ہیں تو پھر نیشنل ایکشن پلان کا اطلاق قادیانیوں اور توہین آمیز سرگرمیوں میں ملوث افراد پر کیوں نہیں کیا جاتا؟ حکومت کی ناکامی ہے کہ انسانی حقوق کے کارکن کے عنوان سے گستاخان اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور عدالتی احکامات کے باوجود ان بلاگرز کے خلاف اقدامات نہیں کئے جاتے۔ اجلاس کی صدارت پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے کی۔ 18 سے زائد مذہبی تنظیموں کے راہنماؤں مولانا ہدایت اللہ جالندھری، مولانا عبید اللہ عامر، سید احمد حسین زید، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، مولانا قاری احسان اللہ قاسمی، مولانا امجد محمود معاویہ، مولانا شوکت نصیر، مولانا احسان الحق قاسمی، مولانا قاری محمد ادریس قاسمی، مولانا مفتی غلام نبی، مولانا فیصل بلال حسان، مولانا قاری محمد حاکم خان، مولانا محمد ریاض عثمانی، مولانا قاری محمد اسماعیل، مولانا ابوبکر انصاری اور حافظ محمد کبیر سمیت متعدد نے خطاب کیا۔ اجلاس میں مولانا قاری احسان الحق قاسمی کی سربراہی میں رابطہ کمیٹی قائم کی گئی جس کے ارکان میں مولانا قاری محمد ادریس قاسمی، مولانا زاہد اللہ خان، مولانا شوکت نصیر اور مولانا امجد محمود معاویہ شامل ہوں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مرکز ختم نبوت میں ہونے والے اجلاس میں جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے فیصلوں کی تائید کی گئی۔

مناسک حج اور عمرہ

حج ایک سعادت اور عبادت

چوتھی قسط

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

حج کرنے والوں کے لئے ہدایات:

حج بیت اللہ ایک بہت بڑی عبادت اور عظیم سعادت ہے۔ اللہ کی طرف سے زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ باقی نفلی حج و عمرے جتنے چاہیں زندگی میں کرتے رہیں۔ اس کی اہمیت اور فضیلت جتنی زیادہ ہے اتنی ہی اس کے بارے میں سستی اور بے توجہی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ میرے شیخ و مربی عم اقدس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ عازمین حج کی خدمت میں بڑی خیر خواہی اور نہایت دل سوزی سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنے اس مبارک سفر کو زیادہ سے زیادہ برکت و سعادت کا ذریعہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل معروضات کو پیش نظر رکھیں:

۱:... چونکہ آپ محبوب حقیقی کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں، اس لئے آپ کے اس مقدس سفر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ نفس و شیطان آپ کے اوقات ضائع کرنے کی کوشش کرے گا۔

۲:... جس طرح سفر حج کے لئے ساز و سامان اور ضروریات سفر مہیا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس سے کہیں بڑھ کر حج کے احکام و مسائل سیکھنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔ اگر سفر سے پہلے اس کا (احکام و مسائل سیکھنے کا) موقع نہیں ملا تو کم از کم سفر کے دوران اس کا اہتمام کرلیا جائے کہ کسی عالم سے موقع بموقع کے مسائل پوچھ کر ان پر عمل کیا جائے۔

سفر سے قبل اور خصوصاً سفر کے دوران کسی جید عالم یا مفتی صاحب سے مستقل رابطہ اور تعلق ہونا چاہئے، جن سے ضرورت پڑنے پر بروقت مسئلہ دریافت کیا جاسکے۔ اپنے متعلقہ عالم یا مفتی صاحب کا فون نمبر لے کر محفوظ کرلیا جائے تاکہ بروقت رابطہ کیا جاسکے اور مسئلہ پوچھنے میں دشواری نہ ہو۔ (ناقل)

۳:... اس سلسلے میں مندرجہ ذیل کتابیں ساتھ ہونی چاہئیں اور ان کا بار بار مطالعہ کرنا چاہئے۔ خصوصاً ہر موقع پر اس سے متعلقہ حصہ کا مطالعہ خوب غور سے کرتے رہنا چاہئے۔ کتابیں یہ ہیں:

۱:... ''فضائل حج'' از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ۔

۲:... ''آپ حج کیسے کریں؟'' از مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳:... ''معلم الحجاج'' از مولانا مفتی سعید احمدؒ۔

۴:... سفر حج کے دوران نماز باجماعت کا اہتمام کیا جائے۔ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ حاجی ایسا ہوتا ہوگا جس کو اس کا پورا پورا احساس ہوتا ہو کہ اس مقدس سفر کے دوران کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے، ورنہ حجاج کرام گھر سے نمازیں معاف کرا کر چلتے ہیں، اور بہت سے وقت بے وقت جیسے بن پڑے پڑھ لیتے ہیں، مگر نماز کا اہتمام ان کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا بلکہ بہت سے لوگ اپنے ہی ہوٹل میں نماز پڑھنے پر اکتفا کرلیتے ہیں اور بعض لوگ حرمین شریفین پہنچ کر بھی نمازوں کے اوقات میں بازاروں کو رونق بخشتے ہیں، الا ماشاء اللہ!

۵:... سفر حج کے دوران لڑائی جھگڑا، فحش کلامی اور بدگوئی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ قرآن کریم میں حج کے سلسلے میں جو اہم ہدایات دی گئی ہیں وہ یہ ہیں:

''فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ۔'' (البقرہ:۱۹۷)

ترجمہ: ''حج کے دوران نہ فحش کلامی ہو، نہ حکم عدولی ہو اور نہ ہی لڑائی جھگڑا ہو۔''

لیکن حاجی صاحبان میں بہت کم لوگ ہوں گے جو ان ہدایات کو پیش نظر رکھتے ہوں اور اپنے حج کو غارت ہونے سے بچاتے ہوں۔ ''فحش کلامی اور نافرمانی سے پاک ہونا'' حج مبرور کی علامت بتائی گئی ہے۔ گانا بجانا، داڑھی کا منڈوانا شرعاً حرام ہے اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن حاجی صاحبان نے گویا ان کو گناہوں کی فہرست سے ہی خارج کردیا ہے۔ حج کا سفر ہو رہا ہے اور بڑے اہتمام سے داڑھیاں صاف کی جارہی ہیں۔ (آج کل ٹچ اسکرین موبائل عام ہوگیا ہے، حرمین شریفین کی حدود میں رہ کر بھی گناہ سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تصویر کشی، سیلفی اور اپنی موویٔ بنانا عام سی بات ہے، گویا گناہ ہی نہیں ہے۔ ناقل) نغمے سنے جارہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جہاں تک اس ارشاد کا تعلق ہے کہ: ''حج کے

دوران لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔‘‘اس کا منشاء یہ ہے کہ اس سفر میں چونکہ ہجوم بہت ہوتا ہے (طبائع بھی مختلف ہوتی ہیں۔ ناقل) اور سفر بھی طویل ہوتا ہے، اس لئے دوران سفر ایک دوسرے سے ناگواریوں کا پیش آنا اور آپس کے جذبات میں تصادم کا ہونا یقینی ہے۔ سفر کے دوران ناگواریوں کو برداشت کرنا اور لوگوں کی اذیتوں پر صبر وتحمل سے کام لینا، اس سفر کی سب سے بڑی کرامت ہے۔

اس راستے میں جو ناگواری بھی پیش آئے اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے، خود اس کا پورا اہتمام کرے کہ اس کی طرف سے کسی کو ذرا بھی اذیت نہ پہنچے اور دوسروں سے جو اذیت پہنچے اس پر کسی ردعمل کا اظہار نہ کرے۔ دوسروں کے لئے اپنے جذبات کی قربانی دینا اس مبارک سفر کی سب سے بڑی سوغات ہے اور اس دولت کے حصول کے لئے بڑے مجاہدہ، ریاضت اور بلند حوصلے کی ضرورت ہے اور یہ چیز اہل اللہ کی صحبت کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔

۶:... اس مبارک سفر کے دوران تمام گناہوں سے پرہیز کریں اور عمر بھر گناہوں سے بچنے کا عزم کریں۔ اس کے لئے حق تعالیٰ شانہ سے خصوصی دعائیں بھی مانگیں۔ یہ بات خوب اچھی طرح ذہن میں ہونی چاہئے کہ حج مقبول کی علامت ونشانی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے، جو شخص حج کے بعد بھی بدستور فرائض کا تارک اور ناجائز کاموں کا مرتکب ہے، اس کا حج مقبول نہیں۔

۷:... آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت حرمین شریفین میں گزرنا چاہئے اور سوائے اشد ضرورت کے بازاروں کا گشت قطعاً نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا کا ساز وسامان مہنگا سستا، اچھا برا اپنے وطن میں بھی مل سکتا ہے مگر حرم شریف سے میسر آنے والی سعادتیں آپ کو کسی دوسری جگہ میسر نہیں آئیں گی۔ بلاضرورت خریداری کا اہتمام نہ کریں۔ حج وعمرہ میں کھجوریں اور آب زمزم حرمین شریفین کی خصوصی سوغات ہیں۔ اس کے علاوہ لایعنی اور غیر ضروری اشیاء کی خرید وفروخت کرنا وقت اور پیسے کا ضیاع ہے، اس کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں۔

۸:... چونکہ حج کے موقع پر مختلف مقامات اور ممالک سے مختلف مسلک کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کو کوئی عمل کرتا ہوا دیکھ کر وہ عمل شروع نہ کردیں، بلکہ یہ تحقیق کرلیں کہ آیا یہ عمل آپ کے حنفی مسلک کے مطابق صحیح بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً نماز فجر کے بعد سے اشراق تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک دوگانہ طواف یا نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح مکروہ اوقات میں بھی اس کی اجازت نہیں، لیکن بہت سے لوگ دیکھا دیکھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔

اسی طرح احرام کھولنے کے لئے سر کا منڈوانا افضل ہے۔ قینچی یا مشین سے بال اتروالینا بھی جائز ہے۔ احرام کھولنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا صاف کرانا یا کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔ بہت سے لوگ دیکھا دیکھی سر کی چوٹی سے چند بال لے کر اس کو کاٹ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم احرام سے نکل گئے، حالانکہ احرام نہیں کھلتا۔ کپڑے پہننے اور احرام کے منافی کام کرنے سے دم لازم ہو جاتا ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل، تخریج شدہ، ص:۶،۲۷)

۹:... سفر حج پر جانے والے لوگوں کا جس جگہ سے سوار ہونے کا ارادہ ہو وہاں جہاز کی روانگی کی تاریخ حج بکنگ دفتر سے معلوم کرلینی چاہئے۔ اپنے پاسپورٹ، ٹکٹ، شناختی کارڈ کی کاپی وغیرہ حفاظت سے رکھنی چاہئے اور سفر حج پر روانگی سے قبل ضروری کاغذات کی فوٹو کاپیاں کروا کر ایک آدھ کاپی اپنے گھر پر اور کچھ اپنے سامان وغیرہ میں ساتھ رکھ لینی چاہئے۔

۱۰:... ضروریات کا سامان بقدر ضرورت ساتھ لو، زیادہ سامان بہت پریشان کرتا ہے۔ دوران سفر جتنا سامان مختصر ہو اتنی ہی راحت رہتی ہے۔ حاجی صاحبان واپسی پر اتنا زیادہ سامان جمع کرلیتے ہیں کہ اس کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ سامان کی وجہ سے ایک دوسرے سے جذبات ٹکرا جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

۱۱:... اپنی چیز کسی اجنبی کو مت کھلاؤ اور نہ ہی کسی اجنبی کی چیز کھاؤ۔ اس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

۱۲:... قرآن کریم، وظائف و اوراد کی کتاب، مناجات اور درود شریف کی کتاب، احکام حج کے رسائل، قینچی، سوئی دھاگا، چاقو چھری، بال وغیرہ کاٹنے کے لئے استرہ یا بلیڈ، ناخن تراش، آئینہ اور ضروری اشیاء جو مناسب سمجھو، ساتھ لے لو۔ کھانے پینے کا سامان یا برتن وغیرہ ساتھ لینے کی ضرورت نہیں، ہر جگہ سہولت مہیا ہوتی ہے۔ احتیاطاً چھوٹی پلیٹ یا گلاس وغیرہ ساتھ لے لیں۔ اسی طرح خشک غذا جیسے بسکٹ وغیرہ حسب ضرورت ساتھ لے لیں تو بہتر ہے۔

۱۳:... احرام میں ایک لنگی اور ایک چادر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر چادر اونی بڑا تولیہ لے لیا جائے تو بہتر ہے کہ گرمی اور سردی دونوں کے بچاؤ کا فائدہ دیتا ہے۔ اگر احرام دو عدد رکھو تو زیادہ اچھا ہے، نہ معلوم کیا موقع ہے؟ اگر تم کو اب ضرورت نہیں تو کسی دوسرے کے کام آجائے گا۔

۱۴:... عورتوں کے لئے کوئی مخصوص احرام

کے کپڑے نہیں ہوتے۔ ان کا احرام صرف چہرے کو کھلا رکھنا ہے۔ البتہ پردے کے لئے کوئی ایسا ہیٹ وغیرہ پہن لینا چاہئے جس سے کپڑا چہرے کو نہ لگے۔ عورتوں کو چاہئے کہ اپنے ساتھ جیولری یا قیمتی سامان ساتھ نہ لیں۔ اس لئے کہ سفر حج ایک لمبا وقت ہوتا ہے اور پھر بامشقت بھی ہوتا ہے۔ اس لئے قیمتی چیزوں کی حفاظت کرنا مشکل ہوتا ہے۔

۱۵:... سفر حج سے قبل ضروری ادویات اور علاج معالجہ کی چیزیں احتیاط سے ساتھ لے لینی چاہئیں تاکہ بعد میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔ اسی طرح حکومت کی طرف سے جو حفاظتی انجکشن لگائے جاتے ہیں، اہتمام کے ساتھ لگوالئے جائیں اور اپنے خون کا گروپ بھی معلوم کروالیا جائے۔

۱۶:... حج کے سفر کے دوران خواہ سرکاری حج گروپ ہو یا پرائیویٹ حج گروپ والے ہوں، اپنے حج گروپ کے لیڈر کی ہدایات پر عمل کر کے سفر کو جاری رکھیں۔ حج گروپ لیڈر اور سعودی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ معلم حاجی صاحبان کی سہولت کے لئے گاہے بگاہے راہنمائی کرکے سہولیات مہیا کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا انتظامیہ کے امور سے ہٹ کر کوئی بھی اپنی من مرضی نہیں کرنی چاہئے۔ اس سے بدنظمی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۱۷:... احرام باندھنے کے لئے مرد حضرات کوئی پیٹی، بیلٹ یا چمڑے کا پرس لے لیں تاکہ بقدر ضرورت پیسے اور ضروری چیزیں رکھ سکیں۔ احرام کے علاوہ پہننے کے لئے چار سے پانچ جوڑے کپڑے، دو عدد جوتوں کا جوڑا، اور جوتے رکھنے کے لئے تھیلا وغیرہ لے لیں، تھیلے میں جوتے رکھ کر ساتھ ہی رکھیں۔ اس لئے کہ ایک دروازے سے واپس آنا ہجوم کی وجہ سے مشکل ہوتا ہے۔

۱۸:... اپنے سامان پر موٹے حروف سے اپنا نام اور پتہ لکھ دیں یا کوئی ایسی نشانی لگائیں جس سے اپنا سامان آسانی سے پہچانا جاسکے۔ اسی طرح اپنے سامان پر موبائل یا فون نمبر بھی درج کردیں۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کرواکر سامان کے ہر بیگ یا تھیلے میں ڈال دیں، تاکہ گم ہونے کی صورت میں پہچان ہوسکے۔

۱۹:... سفر میں ذوق وشوق کے ساتھ حج کی سعادت پر اللہ تعالیٰ کا تہہ دل سے شکر گزار رہنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ سعادت ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی۔ اس سفر میں ہر مشکل لمحہ بآسانی گزر جائے گا۔

۲۰:... اس سفر میں چونکہ مرد وعورت کا ہجوم ہوتا ہے۔ اس دور میں عورتیں پردہ کا خاص خیال نہیں کرتیں، لہٰذا اپنے آپ کو بدنظری اور دیگر گناہوں سے محفوظ رکھیں۔ آنکھ، کان، زبان اور تمام اعضاء و جوارح کو گناہوں سے بچانے کا بھرپور اہتمام کریں۔ مکمل یکسوئی اور کامل خشوع وخضوع اور تواضع کے ساتھ ریاکاری سے بچتے ہوئے سفر کو جاری رکھیں اور دوران سفر فضول باتوں میں مشغول نہ رہ کر ذکر واذکار میں زیادہ وقت گزارنا چاہئے۔

جدہ ایئرپورٹ پر

۲۱:... پاکستان سے جدہ ایئرپورٹ تک کی مسافت تقریباً ساڑھے چار گھنٹے میں طے کرتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں سے حج پروازیں حاجیوں کو لے کر جاتی ہیں۔ حاجی صاحبان کو چاہئے کہ جہاں سے ان کی روانگی ہے، اس مقام کے ایئرپورٹ پر مقررہ وقت سے کم از کم ۳ گھنٹے قبل پہنچ جائیں۔ اپنے احرام کے کپڑے گھر سے پہن کر اور نوافل وغیرہ پڑھ کر گھر سے روانہ ہوں۔ جب ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں گے تو حقیقتاً سفر حج شروع ہوجائے گا۔ ایئرپورٹ پر مسافروں کا ہجوم ہوتا ہے ہر شخص کے پاس ضرورت کا سامان ہوتا ہے، جس کو جمع کرانا اور بورڈنگ کارڈ وغیرہ وصول کرنا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے، اس لئے کہ ہر شخص جلدی میں ہوتا ہے اور یہیں سے بے صبری کا مظاہرہ شروع ہوجاتا ہے۔ اگر وقت پر ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں تو اس سے بہت سی پریشانیوں سے بچت ہوجاتی ہے۔ اپنے ٹکٹ، پاسپورٹ اور ضروری کاغذات اپنے ہاتھ میں اپنے ہی پاس محفوظ رکھیں۔ اگر حج وعمرہ کا پہلا سفر یا جہاز کا بھی پہلا ہی سفر ہے تو بھی پریشان نہیں ہونا چاہئے، ایسی صورت میں کسی سمجھدار اور تجربہ کار شخص کے ساتھ مل جانا چاہئے۔ اس سے گاہے بگاہے راہنمائی حاصل کرکے سفر کرتے رہنا چاہئے۔

۲۳:... پرائیویٹ حج گروپ والے اپنے حاجیوں کی خود نمائندگی اور راہنمائی کرتے رہتے ہیں، البتہ زیادہ تر سرکاری حج گروپ کے حاجیوں کو پریشانی لاحق ہوتی ہے، اس لئے کہ ان لوگوں نے پابندی کے ساتھ تربیت حاصل نہیں کی ہوتی۔ بہت سے امور میں کوتاہیاں اور بے قاعدگیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی پریشانی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر صبر وتحمل اور استقامت سے کام لیا جائے تو تمام امور حق تعالیٰ شانہ بخیر وخوبی پورا کروادیتے ہیں۔ قدم قدم پر اگر اللہ سے دعا کرتے ہوئے، صبر وشکر کا ورد کرتے ہوئے قدم اٹھاتے رہیں گے تو بہت سی مشقتیں اور ناگواریاں آسان ہوجائیں گی۔

۲۳:... جدہ ایئرپورٹ پر جب جہاز پہنچتا ہے تو امیگریشن، حج وعمرہ سے متعلقہ انتظامیہ اور معلمین کے کاؤنٹروں کے پاس بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے۔ اپنا ٹکٹ، پاسپورٹ دکھانے اور انٹری کروانے والوں کی ایک لمبی لائن ہوتی ہے۔ اسی

طرح سامان وصول کرنے میں بھی بہت زیادہ تاخیر ہوجاتی ہے۔ اس لئے سعودی انتظامیہ نے عازمین حج اور حاجی صاحبان کی آسائش اور آسانی کے لئے بہت بڑے بڑے ہال بنائے ہوئے ہیں جن میں ہر ملک اور دنیا کے کونے کونے سے آنے والے حاجیوں کے لئے بیٹھنے، آرام کرنے، نماز پڑھنے اور استنجا خانوں کا وسیع پیمانے پر بندوبست کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسی دوران اگر نماز کا وقت ہو تو تسلی کے ساتھ نماز ادا کرلی جائے اور اگر کوئی ضرورت ہو تو اپنی ضرورت سے ہولیا جائے۔

۲۴:... جدہ ایئرپورٹ پر پہنچ کر اپنی گھڑیوں کو بھی درست کرلیا جائے اور اپنی گھڑیوں کو سعودی وقت کے مطابق برابر کرلیا جائے، کیونکہ ہمارے اور سعودی عرب کے وقت میں کافی فرق ہے۔

۲۵:... ہال میں ایک معلوماتی فارم خانہ پُری کے لئے دیا جائے گا، سب سے پہلے اس کو پُر کریں، اگر خود نہیں پُر کرسکتے تو کسی سے پُر کروالیا جائے۔

۲۶:... اس کے بعد پاسپورٹ کی تفتیش کی کارروائی شروع ہوگی، اس کارروائی میں بسا اوقات کئی کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے صبر و تحمل اور سکون کا مظاہرہ کریں اور دل برداشتہ نہ ہوں۔

۲۷:... پاسپورٹ کی کارروائی کے بعد اگلا مرحلہ کسٹم اور سامان کی چیکنگ کا ہے، سامان کی چیکنگ نے پہلے اپنے سامان کی اچھی طرح سے شناخت کرلیں۔ سامان کی چیکنگ کے بعد اپنے سامان کو اچھی طرح سے باندھ کر متعلقہ انتظامیہ یا قلی وغیرہ جو انتظامی امور پر مامور ہیں ان کے حوالے کردیا جائے۔

۲۸:... کسٹم ہال کے ساتھ ہی معلمین کی طرف سے جدہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے بسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ ہال میں بیٹھ کر اپنی اپنی بسوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بسوں کے آنے اور جانے میں بھی کافی وقت صرف ہوتا ہے، جگہ جگہ جانچ پڑتال ہوتی ہے۔

۲۹:... حج ٹرمینل یعنی حاجیوں کے ایئرپورٹ پر کرنسی چینج کرنے والے اور موبائل سم وغیرہ دینے والوں کے کاؤنٹر بھی بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر یہ چیزیں بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فارغ اوقات میں ذکر اذکار اور خاص کر تلبیہ پڑھتے رہنا چاہئے۔ جتنا تلبیہ پڑھا جائے گا اتنا ہی سفر آسان ہوگا اور حج بھی عنداللہ مقبول ہوگا۔

۳۰:... ضروریات سے فارغ ہوکر اب جدہ جانے کے لئے تیار رہیں، جونہی بسیں معلم کی طرف سے بھیجی ہوئی پہنچیں جن پر آپ کے گروپ کا بس نمبر لکھا ہوا ہوگا، اس پر سوار ہوجائیں، کسی دوسرے نمبر کی بس پر ہرگز سوار نہ ہوں، ورنہ بس والا کسی دوسرے بلڈنگ میں پہنچادے گا، بعد پھر پریشانی ہوگی۔

جدہ سے مکہ مکرمہ روانگی:

۳۱:... جب آپ بس میں بیٹھنے لگیں تو معلم کے نمائندے آپ کا پاسپورٹ لے کر بس ڈرائیور کے حوالے کردیں گے، اب آپ کا یہ پاسپورٹ حج واپسی پر ہی ملے گا۔ درمیان میں آپ اس کی زیارت بھی نہیں کرسکیں گے، اس لئے احتیاطاً گھر سے روانگی سے قبل پاسپورٹ کی ایک دو فوٹو کاپی اپنے پاس محفوظ رکھ لینی چاہیے جو کسی وقت بھی کسی کام آسکتی ہیں۔

۳۲:... بس جدہ سے چل کر مکہ مکرمہ کے باہر مرکز الاستقبال پر رکے گی اور بس میں ایک رہبر سوار ہوگا جو حجاج کرام کو اپنے متعلقہ معلم کے دفتر یا ان کی رہائش گاہ پر پہنچادے گا۔

۳۳:... استقبالیہ پر جب تک بسیں رکی رہیں گی آپ ہرگز باہر نہ نکلیں، اگر جائیں بھی تو اپنے ساتھی یا متعلقہ شخص کو اطلاع کرکے جائیں۔

مکہ مکرمہ میں حاضری:

۳۴:... بس آپ کو معلم کے دفتر کے سامنے لے جاکر کھڑی ہوجائے گی، آپ ہرگز باہر نہ نکلیں بلکہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے رہیں اور جو پوچھا جائے اس کا صحیح جواب دیں۔ دراصل معلم کے مکتب میں متعلقہ حاجی صاحبان کی حاضری لی جاتی ہے اور تحقیق کی جاتی ہے کہ کوئی حاجی غائب تو نہیں ہے۔

۳۵:... معلم کی طرف سے رہائش گاہ کے پتہ اور فون نمبر کا کارڈ اور کڑا وغیرہ دیا جاتا ہے، جو حاجی کو پہننے کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ گم ہونے کی صورت میں پتہ معلوم کیا جاسکے۔

۳۶:... جب بس بلڈنگ پر پہنچ جائے تو تسلی کے ساتھ اپنا سامان گنتی کریں کہ آپ کا پورا سامان پہنچ چکا ہے یا نہیں۔

۳۷:... بلڈنگ کے اپنے مقررہ کمرے میں جس کا اندراج کمپیوٹر میں ہوتا ہے، داخل ہوجائیں۔ سامان کو سلیقہ کے ساتھ بغیر کسی کو اذیت دیئے محفوظ جگہ پر رکھ دیں، اپنے بستر کا تعین کرلیں۔

۳۸:... مکہ مکرمہ پہنچ کر ایک دو دن بعد معلم کی طرف سے ایک کارڈ دیا جاتا ہے جو دراصل پاسپورٹ کی جگہ ہوتا ہے، جس میں معلم اور رہائش گاہ وغیرہ کی پوری تفصیل لکھی ہوئی ہوتی ہے، اس کو خیال سے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔ یہ بہت قیمتی اور ضروری چیز ہے۔ اسی طرح منیٰ اور عرفات جانے سے قبل بھی اپنا کارڈ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ اس پر منیٰ قیام گاہ کا مکتب نمبر وغیرہ درج ہوتا ہے جو کہ بہت ضروری ہے۔

(مسائل حج و عمرہ ص:۱۹، ج:۵- مسائل رفعت قاسمی)

(جاری ہے)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی اسفار

مسکین پور میں حاضری:

مسکین پور شریف کی خانقاہ کے بانی حضرت اقدس مولانا فضل علی قریشیؒ تھے۔ آپ نے اپنے گھر سے حرمین شریفین کی زیارت اور مستقل قیام کے لئے دریائی سفر شروع فرمایا، جب آپ مظفر گڑھ کے علاقہ جتوئی اور علی پور کے قریب پہنچے تو آپ کی کشتی چوری کرلی گئی تو آپ نے مسکین پور شریف میں قیام کا ارادہ فرمالیا۔ آپ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان کے سجادہ نشین حضرت اقدس مولانا خواجہ سراج الدینؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ نے نقشبندیہ سلسلہ کے مطابق خلق خدا کو اللہ پاک کے نام کا فدا و شیدا بنایا۔ آپ کے در فیوض و برکات سے ہزاروں لوگوں نے اللہ، اللہ کرنا سیکھا اور دسیوں علماء کرام مشائخ عظام بنے۔ ان میں ہمارے حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، حضرت اقدس مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ خانیوال، حضرت اقدس حافظ محمد موسیٰ جلال پوریؒ، حضرت اقدس حافظ کریم بخش لاثانی بہاولپور گھلواں، حضرت اقدس مولانا علی المرتضی گدائی شریف، حضرت اقدس خواجہ عبدالمالک قریشیؒ نے دستار خلافت حاصل کی۔

حضرت مولانا علی المرتضی نقشبندیؒ گدائی شریف ڈیرہ غازی خان کے ذمہ گائے چرانا ہوتا تھا۔ موصوف حضرت والا کی گائیں چراگاہ میں لے جاتے اور خود اپنے گھٹنوں کو چادر کے ساتھ باندھ کر ذکر و مراقبہ میں مصروف ہوجاتے۔ حضرت والا کی گائیں بھی صاحب نسبت تھیں، صرف حضرت والا کی زمین پر چرتی رہتیں، جب دوسرے کے زمین کی طرف جاتیں تو واپس ہوجاتیں تو حضرت والا ایک دن تشریف لائے اور گائے چرانے والے کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

ہمارے حضرت بہلویؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت قریشیؒ کی گائیں بھی صاحب نسبت اور اللہ والی تھیں، کسی اور کے کھیت میں منہ نہیں مارتی تھیں۔ تھانہ قریشی کے حضرت خلیفہ عبدالمالک قریشیؒ کو جو ہروقت آپ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے خلافت سے سرفراز فرمایا اور ان کی ڈیوٹی کنری سندھ میں لگائی۔

اس سے پہلے کہ موصوف سندھ تشریف لے جاتے۔ خواب میں بانی دین پور شریف حضرت اقدس خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ قادری راشدی اذکار سیکھ لیں، تو موصوف دین پور شریف تشریف لائے اور تین دن رہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ پھر حضرت دین پوری صاحبؒ نے فرمایا کہ قادری راشدی اذکار سیکھ لیں تو خلیفہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میں اور حضرت میاں عبدالہادیؒ برابر ہیں۔ فرمایا: آپ اور عبدالہادیؒ برابر ہیں، لیکن آپ اور احمد علی (حضرت لاہوریؒ) برابر نہیں تو خلیفہ صاحب حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قادری اذکار سیکھے۔ جب آپ کنری آتے تو وہاں مخالف ماحول تھا، آپ نے نقشبندی ذکر و مراقبہ شروع کیا تو مخالفین شور بپا کرتے، خیال آیا کہ حضرت دین پوریؒ نے اسی دن کے لئے فرمایا تھا تو آپ نے ذکر جہر شروع فرمایا، مخالفین خائب وخاسر ہوئے۔

اسی دوران قادیانی جماعت کے مربی کی بیوی بھی مجلس ذکر میں آگئی۔ ایسا رنگ چڑھا کہ واپس جاکر اپنے میاں سے کہا کہ تیرا اور میرا تو نکاح نہیں۔ مربی نے کہا کہ یہ بچے کہاں سے آگئے، تو مربی کی بیوی میکے چلی گئی، مربی نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ حضرت والا عالم نہیں تھے، بایں ہمہ آپ نے اللہ پاک کی مدد کے بل بوتے مناظرے کا چیلنج قبول کیا۔ اسٹیشن کے سامنے والے پلاٹ میں میدان مناظرہ سجا، قادیانی مربی دیکھ کر بھاگ گیا اور یوں اللہ پاک کے فضل وکرم سے آپ کامیاب وکامران ہوئے۔

حضرت اقدس خلیفہ عبدالمالک صدیقی خانیوال اپنے شیخ حضرت فضل علی قریشیؒ کو دارالعلوم دیوبند لے گئے اور انہیں اہل دیوبند سے متعارف کرایا۔

حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ دہلی میں حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے ہاں مدرس تھے۔ حضرت مسکین پوری کی ایک مجلس میں کایا پلٹ گئی اور دہلی چھوڑ کر مسکین پور تشریف لے آئے، انہیں لینے کے لئے حضرت مفتی اعظمؒ کو مسکین پور شریف کا سفر کرنا پڑا اور کئی دن حضرت مسکین پوریؒ کی مجلس سے مستفید ہوئے۔

مولانا محمد شاہ مسکین پوری مدظلہ فرماتے ہیں کہ ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ہونے والی کانفرنس کے لئے شاہ جیؒ (مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) نے استدعا کی کہ آپ قادیان تشریف لے جاکر کانفرنس کی صدارت فرمائیں تو آپ قادیان تشریف لے گئے اور ایک اجلاس کی صدارت فرمائی۔

مولانا محمد شاہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے والد محترم حضرت مولانا حکیم اللہ شاہ کو مدینہ طیبہ میں ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے دیکھا جس سے میں یہ سمجھا کہ مجھے ختم نبوت کی خدمت کرنی چاہیے تو الحمدللہ! اس دن سے میں نے اپنے ہر بیان میں ختم نبوت کے عنوان پر گفتگو شروع کردی ہے۔

یکم جولائی کو مسکین پور شریف حاضری ہوئی اور حضرت مسکین پوری دامت برکاتہم نے کافی دیر اپنی صحبت اور مجلس سے سرفراز فرمایا۔ راقم کے ساتھ مجلس مظفرگڑھ اور لیہ کے مبلغ مولانا محمد ساجد نقوی سلمہ بھی تھے۔

رسول پور شکرانی میں ختم نبوت کانفرنس:

اچ کے مغربی جانب پانچ سات کلو میٹر کے فاصلہ پر رسول پور شکرانی ہے جس میں قادیانیوں کے چند گھر ہیں۔ سہ ماہی میٹنگ میں طے ہوا کہ یکم جولائی کو رسول پور شکرانی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے۔ مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور نے کوشش کرکے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا، کانفرنس ظہر سے عصر تک جاری رہی۔

تلاوت و نعت کے بعد مولانا یار محمد عابد، راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاری محمد صادق اچ شریف، مولانا عبدالکریم ندیم اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے بیانات ہوئے، مقررین نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔

خانیوال میں ختم نبوت کورس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد میں دو روزہ ختم نبوت کورس ۳، ۴؍ جولائی کو منعقد ہوا۔ ۳؍ جولائی کو صدارت جمعیت علماء اسلام کے راہنما جناب اکرام القادری نے کی۔ راقم نے اوصاف نبوت پر ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ ۴؍ جولائی کو کورس کے شرکاء سے مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ، مولانا عطاء المنعم اور مولانا عبدالستار گورمانی نے خطاب کیا۔

مولانا خواجہ عبدالماجد مدظلہ پیر طریقت مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقی (خلیفہ اعظم حضرت فضل علی قریشیؒ) کے فرزند ارجمند ہیں اور شعلہ بیان خطیب بھی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر ہیں۔ جیسا کہ مذکور ہوا کہ مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقی نے اپنے شیخ کو دیوبند تشریف لے جاکر علماء دیوبند سے تعارف کرایا۔ حضرت کا مزار شریف جامع مسجد المینار خانیوال میں مرجع عوام و خواص ہے۔ راقم الحروف نے ۴؍ جولائی صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد المینار میں درس دیا۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال:

حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوریؒ نے تقسیم کے بعد ساہیوال میں جامعہ رشیدیہ کی بنیاد رکھی اور جامعہ ہر دور میں تحریک ختم نبوت کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں جامعہ کے عمائدین مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائے پوری (جو عرصہ دراز تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر رہے)۔ ان حضرات کے بعد پیر جی عبدالعلیمؒ، مولانا مطیع اللہ رشیدیؒ کے ادوار میں بھی جامعہ رشیدیہ مرکز رہا ہے۔ جامعہ کے سالانہ اجتماعات مجلس کے بزرگوں حضرت شاہ جیؒ، حضرت قاضی احسان احمدؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ کے بغیر نہیں ہوتے تھے۔ آج بھی جامعہ کے مہتمم مولانا کلیم اللہ رشیدی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے امیر ہیں۔ ۴؍ جولائی ظہر کی نماز کے بعد جامعہ رشیدیہ کے طلباء و اساتذہ کرام سے راقم نے خطاب کیا۔

قاری عبدالجبار صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے ناظم اعلیٰ اور کوٹ خادم علی شاہ چک نمبر ۸۵ کی جامع مسجد کے خطیب ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں بہت ہی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا ہے، جب بھی ساہیوال آنا ہوا، میزبانی کے فرائض قاری عبدالجبار نے سرانجام دیئے۔ رات کا آرام و قیام ان کے ہاں ہوتا ہے۔ آپ کے ایک فرزند ارجمند قاری محمد عثمان المالکی سلمہ مصری لہجہ میں قرآن پاک خوبصورت انداز و آواز سے پڑھتے ہیں، قاری صاحب نے کوٹ کی مسجد کی امامت قاری محمد عثمان کے سپرد کی ہوئی ہے، جبکہ جامعہ محمدیہ سے ملحقہ مسجد کی امامت قاری محمد عمران سلمہ سرانجام دیتے ہیں، حسب سابق رہائش جامعہ محمدیہ میں تھی، جبکہ مغرب کی نماز کے بعد کوٹ کی مسجد میں بیان ہوا، جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ ۴؍ جولائی کو بیان و قیام قاری صاحب کے ہاں ہوا۔ ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ سے چالیس سال سے زائد عرصہ سے جماعتی تعلق ہے اور محمد اسلام بھی مخلص جماعتی ساتھی ہیں، ان سے ملاقاتیں ہوئیں۔

اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس

اوکاڑہ (مولانا عبدالرزاق مجاہد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۵؍ جولائی کو اوکاڑہ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دورہ کا آغاز جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی راہنما حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی کے مدرسہ دارالعلوم مدنیہ سے کیا۔ شاہ صاحبؒ کے فرزند گرامی سید احتشام الحق گیلانی سلمہ سے ملاقات کی۔ مولانا قاری محمد الیاس مدظلہ مجلس اوکاڑہ کے امیر اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے فاضل ہیں، اُن سے ملاقات کی۔ موصوف مدینۃ الخیر کے نام سے مدرسہ چلا رہے ہیں۔

مدینۃ الخیر کا سنگ بنیاد خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ نے رکھا۔ مدرسہ میں خانوادہ قاسمیؒ کے چشم و چراغ مولانا محمد سالم قاسمیؒ، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے فرزند ارجمند

مولانا انظر شاہ کشمیریؒ، شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق جامعہ خیر المدارس ملتان اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرما چکے ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے دن کا آرام مدینۃ الخیر میں کیا۔

جامعہ فاروقیہ صدر پورہ میں تکمیل قرآن کانفرنس:

۵؍جولائی عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد و مدرسہ فاروقیہ صدر پورہ میں تکمیل قرآن و ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا قاری غلام محمود نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مولانا مفتی غلام مصطفیٰ تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم عبدالرزاق مجاہد نے سرانجام دیئے۔ تفصیلی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا، جس میں فضائل قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر سیر حاصل بحث کی۔ رات کا قیام چک نمبر ۱ میں مولانا سید محمد رمضان کے رہا۔ صبح کا درس بھی چک کی مدنی مسجد میں دیا اور اگلے پروگرام کے لئے لاہور روانہ ہوئے۔

لاہور کا تین روزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ:

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ پر لاہور تشریف لائے۔

آپ نے ۶؍جولائی جمعۃ المبارک کا خطبہ مرغزار کالونی کی جامع مسجد فاروق میں دیا، سینکڑوں مسلمانوں تک ختم نبوت کی آواز پہنچائی۔

۷؍جولائی بعد نماز عصر جامع مسجد کوثر لنڈا بازار میں درس دیا، کوثر مسجد کے خطیب ہمارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر مولانا سید ضیاء الحسن ہیں۔ مولانا سید ضیاء الحسن باہمت عالم دین ہیں۔ آپ کے فرزندان گرامی مولانا سید محمد عبداللہ، مولانا سید اسامہ بھی عالم دین ہیں۔ سید اسامہ کو بجلی کا کرنٹ لگا، جس سے موصوف کا چہرہ خاصا متاثر ہوا۔ طویل ترین علاج معالجہ کے بعد روبصحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک مکمل صحت و تندرستی سے نوازیں۔

۸؍جولائی بعد نماز ظہر جامع مسجد زبیر گلشن راوی میں منعقدہ ختم نبوت کورس کے شرکاء سے خطاب فرمایا، کورس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔

آپ نے اپنے لیکچر میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل ختم نبوت، اجرائے نبوت، رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا پر گفتگو فرمائی۔ گلشن راوی کی مذکورہ بالا مسجد کے نمازی دینی و دنیاوی تعلیم سے مالا مال ہیں۔ انہوں نے بہت ہی دلچسپی سے استاذ محترم کا لیکچر سنا، بعد میں سوال و جواب کی نشست بھی منعقد ہوئی۔ جامع مسجد زبیر کے خطیب مولانا قاری عزیز الرحمن زید مجدہ ہیں، مولانا شجاع آبادی نے اس دورہ میں استاذ العلماء، حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی مدظلہ سے ملاقات کی۔ مولانا مفتی شیر محمد علوی، خانوادہ تھانویؒ کے چشم و چراغ مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ کے تربیت یافتہ ہیں۔ کئی سال مفتی صاحبؒ کے ساتھ جامعہ اشرفیہ لاہور میں افتاء کا کام کیا۔ امام اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال کے مسترشدین میں سے ہیں۔ مذکورہ بالا پروگراموں کا انتظام مولانا عزیز الرحمن ثانی اور قاری عبدالعزیز نے کیا۔

گوجرانوالہ کا تین روزہ دورہ:

کاموکی (مولانا محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تبلیغی دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دورہ کا آغاز کاموکی سے کیا، آپ نے کاموکی میں ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جسٹس جناب شوکت عزیز صدیقی کا فیصلہ اسلامیان پاکستان کے دلوں کی آواز ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال انتخابی اصلاحات کی آڑ میں حلفیہ بیان کو ختم کیا گیا، جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت تمام دینی جماعتوں نے صدائے احتجاج بلند کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی کی عدالت میں رٹ دائر کی، جسٹس مذکور نے حکم جاری کرتے ہوئے لفظ حلفیہ کو برقرار رکھا۔ اس دوران جناب راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی، جس نے اس متفقہ مسئلہ میں نقب لگانے والوں کا تعین کرتے ہوئے شفقت محمود، انوشہ رحمن، سابق وزیر قانون زاہد حامد کو مجرم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کے خلاف بات کرنے والوں کو نااہل قرار دیا جاسکتا ہے تو متفقہ اور طے شدہ مسائل کو متنازعہ بنانے والوں کو نااہل کیوں نہیں قرار دیا جاسکتا، چوہدری شفقت محمود، جس نے اپنے لیڈر عمران خان کے کہنے پر حلفیہ بیان کو ختم کیا، لہٰذا اس سمیت تمام ذمہ داروں کو نااہل قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس صاحب کرپشن کے ذمہ داروں کو سزائیں دے رہے ہیں یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ جناب چیف جسٹس اپنی ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنا کر عنداللہ و عندالناس سرخرو ہوں۔ انہوں نے ہالینڈ کی پارلیمنٹ میں گستاخانہ کارٹونوں کی مذمت کرتے ہوئے آنے والے جمعہ ۱۳؍جولائی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منانے کے فیصلہ کا اعلان کیا۔ پریس کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے راہنما حافظ محمد نعیم قادری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈویژنل راہنما مولانا محمد

عارف شامی، متحدہ مجلس عمل تحصیل کے صدر حافظ عبدالرحمن سمیت کئی ایک عمائدین نے شرکت کی۔

مغرب کی نماز کے بعد مولانا محمد مزمل کی دعوت پر جامع مسجد طیب کامونکی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد جامعہ فاروقیہ کے اساتذہ وطلبا سے خطاب فرمایا۔ جامعہ فاروقیہ کے مہتمم ہمارے حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم کے مسترشدین میں سے ہیں۔ کامونکی میں درجۂ کتب کا شاندار ادارہ چلا رہے ہیں۔ رات کا قیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی گکھڑ والا ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں رہا۔

۱۰ر جولائی بعد نماز عصر جامع مسجد خلفاء راشدین کھیالی دروازہ میں بیان ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم تبلیغ قاری عبدالغفور کی معیت حاصل رہی، بعد نماز عشاء منڈیالہ وڑائچ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد عارف شامی، مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے، آخری بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ مولانا نے مرزا قادیانی کے عقائد و دعاوی امام مہدی، مثیل مسیح، دعوئ مسیحیت اور نبوت کاذبہ کی تردید کی۔ کانفرنس کا انتظام مولانا حافظ ظفر اللہ، قاری سمیع الحق اور دیگر احباب نے کیا۔

۱۱ر جولائی مرکز ختم نبوت میں اسکولوں کے طلبا کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر لیکچر دیا، لیکچر کا انتظام مولانا سید احمد حسین زید نے کیا۔ بعد نماز مغرب استاذ العلماء والمفتین مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانیؒ کی مسجد درس میں دیا۔ درس کا اہتمام حضرت مفتی صاحبؒ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی احمد اللہ نے کیا۔ قاری عبدالغفور آرائیں کی رفاقت حاصل رہی۔ مولانا مفتی احمد اللہ سے استاذ محترم نے ان کے چچا مولانا عبدالغفور گورمانی کی وفات پر تعزیت کی۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا شجاع آبادی گجرات کے دورہ پر:

گجرات (مولانا محمد قاسم سیوطی) ۱۲ر جولائی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گجرات تشریف لائے۔ ۱۰ بجے صبح کی مسجد تبلیغی مرکز سے متصل مدرسہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ مدرسہ کے نگران اور صدر مدرس حضرت مولانا محمد یوسف مدظلہ ہیں۔ سینکڑوں طلبا کرام درجہ حفظ وناظرہ اور شعبہ کتب میں زیر تعلیم ہیں۔ اسی روز ظہر کی نماز کے بعد دارالعلوم بسوال کے شعبہ بنات میں سینکڑوں طالبات اور خواتین سے خطاب فرمایا، عنوان تھا: ”ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلمان عورت کا کیا کردار ہونا چاہئے؟“ دارالعلوم بسوال مولانا محمد عاصم زید مجدہ کے اہتمام وانتظام میں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ عصر کی نماز دارالعلوم کے شعبۂ بنین میں ادا کی اور بچوں کو نصیحتیں فرمائیں۔ رات کا قیام وآرام جامعہ صدیقیہ حنفیہ پنجن کسانہ میں فرمایا۔ دارالعلوم حنفیہ صدیقیہ کے بانی مولانا قاری محمد اخترؒ تھے، جنہوں نے گجرات کے علاقہ میں دینی تعلیم کا جال بچھا دیا اور دسیوں مقامات پر مدرسہ کی شاخیں قائم کی۔ قاری محمد اخترؒ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا محمد عبداللہ ان اداروں کا انتظام وانصرام سنبھالے ہوئے ہیں، اپنے والد محترم کی باقیات الصالحات کی خوب نگرانی فرما رہے ہیں۔ اللہ پاک ان کے علم وعمل اور اخلاص میں برکت نصیب فرمائیں۔

۱۳ر جولائی جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد صدیق اکبر کالرہ خاصہ گجرات میں ارشاد فرمایا۔ مذکورہ بالا مسجد کے خطیب مولانا پروفیسر اشفاق حسین منیر ہیں۔ پروفیسر مذکور جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فاضل ہیں۔ مختلف کالجز میں لیکچرار اور پروفیسر رہے ہیں، ریٹائرمنٹ کے باوجود ریٹائر زندگی نہیں گزار رہے۔ دینی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں، جماعت کے خورد وکلاں سے محبت فرماتے ہیں۔ ان کے حکم پر جمعۃ المبارک کا خطبہ ان کی مسجد میں رکھا گیا۔ اللہ پاک انہیں صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز نصیب فرمائیں۔

جلال پور جٹاں میں ختم نبوت کورس:

۱۳ر جولائی مغرب سے عشاء تک جامع مسجد میاں بڈھا میں دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی نگرانی اور انتظام وانصرام مولانا قاری ندیم جعفر مدظلہ نے کیا۔ کورس کا آغاز ایک طالب علم کی تلاوت کلام سے ہوا۔ نعت قاری شبیر احمد قاسمی سلمہ نے پڑھی اور شاعر ختم نبوت حضرت سید امین گیلانیؒ کے کلام سے اپنی خوبصورت آواز سے سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں مولانا شجاع آبادی نے ”ختم نبوت اور اجرائے نبوت“ پر بیان کیا۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر قرآن پاک، احادیث نبویہ، اجماع امت اور عقل سلیم سے دلائل بیان کئے، جبکہ قادیانیوں کے نظریہ اجرائے نبوت کے تار و پود بکھیرے۔ ایک سو سے زائد حضرات شرکت کی۔ رات کا آرام و قیام مولانا قاری ندیم جعفر کے گھر رہا اور اگلا سارا دن بھی موصوف کے مکان پر گزارا۔

۱۴ر جولائی مغرب سے عشاء تک کورس کی دوسری نشست منعقد ہوئی، جس میں استاذ محترم نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی حیات اور رفع و نزول پر عام فہم لیکچر دیا اور قادیانیوں کے معروف اشکالات اور ان کے جوابات ارشاد فرمائے۔ عنایت حسین بھٹی، حافظ محمد مدثر، حافظ محمد اشرف، محمد یعقوب، محمد اویس، مولانا قاری محمد محسن نے کورس کی کامیابی کے لئے تبلیغی گشت کئے۔ اللہ پاک ان حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورہ سندھ

رپورٹ:مولانا قاضی احسان احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ چھ روزہ دورۂ سندھ پر ۱۵؍جولائی کو کراچی تشریف لائے۔

۱۵؍جولائی بروز اتوار صبح ۱۱ بجے شایان لان بلوچ کالونی میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی زیر سرپرستی، استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی زیر صدارت اور حلقہ منظور کالونی کے نگراں مولانا محمد رضوان کی زیر نگرانی تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام، عوام الناس اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی، خواتین کے لئے پردہ کا انتظام کر کے سیمینار میں شرکت کا نظم کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک مولانا حافظ محمد کلیم اللہ نعمان ارمان نے کی، ہدیۂ نعت حافظ عرفان سعید اور نقابت کے فرائض مولانا عبدالحئی مطمئن نے پیش کیے۔

سیمینار کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالحئی مطمئن نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے، اس عقیدہ کا تحفظ ہر مسلمان کی اولین ترجیح ہے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ختم نبوت کے موضوع پر بہت مختصر وقت میں انتہائی مدلل اور جامع بیان کیا۔ سامعین کے دلوں کی گہرائیوں میں اس کام کی اہمیت بٹھائی اور ان سے زندگی بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کرنے کا عہد لیا۔ پروگرام کے اختتام سے پہلے بندہ عاجز کو بھی بات کرنے کا موقع دیا گیا۔ راقم نے سیمینار کے شرکاء کے سامنے آج کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے اٹھائے جانے والے ایک سوال کا جواب دیا، وہ طبقہ یہ کہتا ہے کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، دیگر ارکان اسلام بھی ان کی زندگی سے ظاہر ہوتے ہیں، یہ مولوی لوگ انہیں پھر بھی کافر کیوں کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ عرض ہے کہ مولوی لوگ ہی نہیں، ملک عزیز پاکستان کی قومی اسمبلی کے معزز ارکان، لوئر کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، وفاقی شرعی عدالت، تمام ارباب علم و دانش مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔

رہا یہ سوال کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، دیگر اسلامی امور بجالاتے ہیں، پھر بھی ان کو کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانیوں کو علماء امت، قومی اسمبلی، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، رابطہ عالم اسلامی وغیرہ نے کلمہ، نماز پڑھنے کی وجہ سے کافر نہیں کہا، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ کفریات جن سے اس کا کفر الم نشرح ہوتا ہے، انہیں دیکھ کر اسے اور اس کے ماننے والوں کے کفر کا فیصلہ سنایا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت، انبیاء کی توہین، قرآن کریم کی بے حرمتی، وحی نبوت کا جاری ہونا، جیسے بیہودہ کفریہ نظریات کی وجہ سے علماء امت ان کو دائرۂ اسلام سے خارج بتاتے ہیں۔ سیمینار سے اختتامی کلمات اور دعا خلیفہ مجاز حضرت لدھیانوی شہیدؒ مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ کرائی۔

اسی روز جامع مسجد شاداب کی انتظامیہ اور امام وخطیب مولانا مفتی ڈاکٹر عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ کی عنایت و مہربانی مولانا مفتی محمد خرم عباسی مہتمم جامعۃ الابرار اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مقامی کارکنوں کی کوشش اور محنت سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ صاحب کا جامع مسجد شاداب، گلبرگ ٹاؤن بلاک 11، فیڈرل بی ایریا میں بعد نماز عشاء مفصل بیان ہوا، جس میں مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ، رفع الی السماء، نزول من السماء پر بہت احسن انداز میں روشنی ڈالی، سامعین نے خوب مزے سے بیان سماعت فرمایا۔ مولانا محمد قاسم پروگرام کے منتظم تھے۔ پروگرام کے اختتام پر ’’گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ‘‘ مولانا مفتی محمد خرم عباسی کی طرف سے تحفتاً تقسیم کی گئی۔ الحمدللہ! پروگرام ہر اعتبار سے خوب رہا۔

جامعہ اشرف المدارس ملک عزیز پاکستان کے بڑے مدارس میں شمار ہوتا ہے، اسی طرح خانقاہ امدادیہ اشرفیہ ملک عزیز کی ایک عظیم الشان خانقاہ ہے جس میں شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ حکیم محمد

اختر کا فیضان جاری ہے اور اس وقت حکیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر مدظلہ رشد و اصلاح کے سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں، اس مدرسہ میں ۱۶؍جولائی بروز پیر صبح ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک حضرت شاہین ختم نبوت نے ارباب علم ودانش کے سامنے تحفظ ختم نبوت جیسے اہم عنوان اور موضوع پر سیر حاصل علمی گفتگو فرمائی، جسے عوام وخواص نے تحسین کی نظر سے دیکھا اور تحفظ ختم نبوت کے مشن سے وابستگی کا عزم کیا۔

۱۶؍جولائی کو نماز عصر دھمی جامع مسجد میں ادا کی، جہاں بھائی محمد مستقیم پراچہؒ کے بھائی، اور بیٹے مولانا محمد بن مستقیم پراچہ سے تعزیت کی اور مرحوم کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ بھائی مستقیم کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں، ایسے دین دوست اب عنقا ہوتے جارہے ہیں، دین کی خدمت اور تڑپ رکھنے والے احباب ناپید ہوتے جارہے ہیں۔ رب کریم مرحوم کی مغفرت فرمائیں، ان کے لواحقین کو صبر جمیل نصیب فرمائیں، آمین!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی مرکنٹائل سوسائٹی کے معزز رکن و سرپرست اور جامعہ معہد الخلیل کے استاذ و مفتی محمد سلمان یاسین صاحب کی دعوت پر بعد نماز عشاء نجم مسجد شہید ملت روڈ پر حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ایمان افروز اور وجد آفرین بیان ہوا، جس میں فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور دور حاضر میں اس کا تعاقب کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی، عوام الناس کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کا اصل چہرہ پیش کیا، آخر میں مولانا نے کہا کہ اللہ کریم ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قبول فرمائے، اور زندگی بھر رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار سپاہی بن کر رہنے کی ہمت اور توفیق نصیب فرمائے، آمین!

۱۷؍جولائی بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد الہدیٰ بفرزون میں پروگرام منعقد ہوا، پروگرام کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بفرزون اور شادمان ٹاؤن کے ذمہ داران نے کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کتب احادیث میں سے مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث مبارکہ تلاوت فرمائی کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہاتھ میں تورات کے اوراق تھے، اسی مجلس میں اس کی تلاوت شروع کی، حضرت عمر فاروقؓ کی نظریں کتاب پر، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظریں چہرہ رسول انور پر، مطالعہ عمر بھی کررہے ہیں، مطالعہ ابوبکر صدیق بھی کررہے ہیں، سیّدنا صدیق کی نظریں چہرہ رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پرکھ رہی ہیں، جس پر غصہ اور ناراضگی کے آثار تھے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو متوجہ کیا، حضرت عمر فاروقؓ نے تلاوت بند کی اور تین جملے ارشاد فرمائے کہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ورسول ہونے پر راضی ہوں۔'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنے، مسکرادیے، خوش ہوئے، چہرہ محمدی پر بہار آگئی، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آج صاحب تورات موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے تو وہ بھی میری پیروی اور اتباع کرتے۔ معلوم ہوا کہ سچے نبی کو بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کئے بغیر چارہ نہیں تو جھوٹا مدعی نبوت کیسے چل سکتا ہے؟ لہٰذا سچے نبی کے سچے پیغام کو عام کرنا، تحفظ ختم نبوت کی آواز لگانا ہر مسلمان امتی کا فرض ہے۔

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی کسی بھی قسم کے تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ استاذ المحدثین، فخر العلماء حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کا قائم کردہ عظیم تعلیمی ادارہ ہے جو اپنے یوم تاسیس سے علوم محمدی کی برسات کررہا ہے، رب کریم اس ادارہ کے فیض کو عام اور تام فرمائے۔ چند سال قبل جامعہ فاروقیہ فیز ٹو کی بنیاد مولانا سلیم اللہ خانؒ نے اپنی زندگی میں کراچی شہر کے باہر حب بلوچستان کی طرف جاتے ہوئے رکھی، جس کی آب وتاب کو چار چاند لگانے کے لئے حضرت کے بڑے فرزند مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب نے شب وروز ایک کئے، آج کل ڈاکٹر عادل صاحب اس جامعہ فاروقیہ فیز ٹو میں مقیم ہوکر خدمت مہمانان رسولؐ میں مگن ہیں۔ ڈاکٹر عادل صاحب سے ملاقات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک جامعہ فاروقیہ فیز ٹو حاضر ہوا۔

وفد میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، راقم الحروف اور محترم جناب سیّد انوار الحسن شاہ صاحب شامل تھے۔ مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب سے قریباً آدھ گھنٹہ ملاقات رہی اور مختلف امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ انہوں نے ختم نبوت جماعت کی بھرپور محنتوں اور کاوشوں کو سراہا، امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ، خاص طور پر موضوع گفتگو رہے۔

۱۸؍جولائی بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی آئی بلاک نارتھ ناظم آباد میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب فرمایا، پروگرام کا انتظام مولانا معاذ پراچہ نے مولانا محمد یونس اور مولانا محمد نعیم صاحب کی نگرانی میں کیا، حضرت نے خوب شرح وبسط کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کے تعاقب پر بیان فرمایا۔ حضرت نے فرمایا کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام براہ راست حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کے مترادف ہے، آج حضور کی عزت کے

دیوانے اور محافظ بن جاؤ، کل بروز حشر ہماری عزتیں محفوظ ہو جائیں گی، ان شاء اللہ!

جامعہ معہد الخلیل الاسلامی ملک عزیز پاکستان کے ان عظیم مدارس میں شمار ہوتا ہے جہاں اپنی نوعیت کے انفرادی اور انقلابی امور سرانجام دیے جاتے ہیں۔ جامعہ معہد الخلیل ... آباد کے مؤسس اور بانی استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یحیٰ مدنی قدس سرہ بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں، حضرت مولانا محمد یحیٰ مدنی" ایک دینی گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے، رب کریم نے بزرگوں کی نیکی اور اچھی صحبت کی بنا پر علم دین کی توفیق بخشی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی" کی محبت نے کندن بنادیا، مجاز صحبت و بیعت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے قائم کردہ مدرسہ میں آپ کے جانشین و فرزندان گرامی قدر مجلس تحفظ ختم نبوت سے اسی طرح والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں جیسے حضرت مولانا اپنی زندگی میں رکھتے تھے۔

برادر مکرم مفتی محمد سلمان یاسین، مولانا محمد مدنی اور شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف مدنی، ان تمام احباب سے جب بھی ملاقات ہوئی، خیر کی بات ارشاد فرمائی، جامعہ کو ختم نبوت کے لئے پیش کیا۔ ۱۹ر جولائی بروز جمعرات صبح پونے دس کے قریب جامعہ معہد الخلیل الاسلامی میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تشریف لے گئے، احباب ذی وقار نے عزت افزائی فرمائی، طلبا سے خطاب فرمایا۔ رب کریم جامعہ کو اور زیادہ عزت و قبولیت نصیب فرمائے، آمین!

کراچی سے میرپور خاص کا سفر شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مجلس کے بہت ہی مخلص کارکن محترم الحاج طارق صبیح اور سید انوار الحسن شاہ کی معیت میں شروع کیا، میرپور خاص میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جدید مرکز اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہے، اس کی تعمیر اور خیر و برکت کی دعا کے لئے حضرت شاہین ختم نبوت مرکز تشریف لے گئے، دعائے خیر کی اور احباب میرپور خاص سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو مجلس کے کام اور مولانا محمد علی صدیقیؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ رب کریم مرکز کی تعمیر کو ظاہری اور باطنی طور پر خوب ترقیات سے سرفراز فرمائے، آمین!

۱۹ر جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء گلزار حبیب مسجد پاک کالونی ٹنڈو الہیار میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عرفان مدظلہ مہتمم مدرسہ صدیق اکبر ٹنڈو الہیار کی زیر سرپرستی، محبوب العلماء حضرت مولانا محمد راشد محبوب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہیار کی زیر صدارت اور امام و خطیب جامع مسجد گلزار حبیب مولانا خالد نثار صاحب کی زیر نگرانی منعقد ہوئی، تلاوت اور نعت کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا، نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد ڈویژن کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے سرانجام دیے۔

پروگرام کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تھے، جنہوں نے اپنے مخصوص انداز خطابت میں عقیدۂ ختم نبوت، اس کا تحفظ، اس کے خلاف حالیہ ہونے والی سازش اور اس کا سدباب جیسے اہم عنوان پر بہت تفصیل سے گفتگو فرمائی، پروگرام میں خطیب سندھ واعظ خوش الحان حضرت مولانا قاری کامران صاحب، راقم الحروف قاضی احسان احمد اور دیگر احباب علم و دانش نے بھی شرکت کی۔ رب کریم مولانا خالد نثار کی اس والہانہ عقیدت و محبت کو قبول فرمائے اور مرکز گلزار حبیب کو دن رات ترقیات نصیب فرمائے، آمین!

اس کے حیدر آباد کی طرف قافلہ روانہ ہوا، جہاں مولانا توصیف احمد نے حیدر آباد کی مشہور و معروف وسیع و عریض جامع مسجد ابراہیم خلیل اللہ میں حضرت شاہین ختم نبوت اور جامع مسجد نعمانیہ لطیف آباد نمبر ۷ میں راقم کا جمعہ طے کر رکھا تھا۔ جامع مسجد ابراہیم خلیل اللہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ دنیا میں ہر چیز کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی، نبوت و رسالت کا سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام نے شروع ہوا، اس کی انتہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رب العزت نے کی ہے، کوئی کام ایسا نہیں جو شروع کیا گیا ہو اور اس کی انتہا نہ ہو، لہٰذا امت مسلمہ قرآن کریم، احادیث رسول اجماع امت کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کا نہ ظلی، نہ بروزی، نہ امتی، نہ غیر تشریعی اور نہ ہی تشریعی، کوئی بھی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا، اس کا نام عقیدۂ ختم نبوت ہے۔

راقم الحروف نے جامع مسجد نعمانیہ لطیف آباد نمبر ۷ میں خطبۂ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ و رفع الی السماء، نزول من السماء کا عقیدہ بھی ضروریات دین میں سے ہے، اس عقیدہ کا اقرار مسلمان ہونے کے لئے ایسے ہی ضروری ہے جیسے عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت، عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے، لہٰذا اس فتنے کے دور میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اپنے عقیدہ اور نظریہ کو درست رکھنا ضروری ہے۔

رب کریم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے اور تمام معاونین، محبین، مخلصین اور مبلغین کی محنت و کاوش کو ثمر آور فرمائے، آمین! بحرمة النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے وفد کا
دورۂ حب

رپورٹ: مولانا حافظ محمد کلیم اللہ نعمان

بیانات جمعہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا وفد جمعہ کے بیانات کے لئے شہر کراچی کے مضافات حب پہنچا، جہاں ختم نبوت کے مشن سے والہانہ تعلق رکھنے والے انتہائی متحرک ومحب ساتھی مولانا عبدالکبیر مینگل نے وفد کا استقبال کیا اور تمام حضرات کے جمعہ کے بیانات کی ترتیب بنائی۔ راقم محمد کلیم اللہ کی تشکیل امینہ مسجد میں ہوئی۔ راقم نے اپنی گفتگو میں عرض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور وفا کا تقاضا ہے کہ ہم خود بھی قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور اپنی اولاد اور دوست احباب کو بھی قادیانی مصنوعات بالخصوص شیزان کمپنی کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی ترغیب دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے فاروق اعظم مسجد میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ دین آخری دین ہے اور یہ امت آخری امت ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ نبیوں میں سے میں تمہارے حصہ میں آیا ہوں اور امتوں میں سے تم لوگ میرے حصے میں آئے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں خصوصاً قادیانیوں سے مکمل برأت کا اعلان کریں، کیونکہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں، وہ ہمارا نہیں۔

نورانی مسجد میں حافظ عبدالوہاب پشاوری نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی اور نیا نبی پیدا نہیں ہوگا جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر اور زندیق ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، اسی وجہ سے قادیانی بھی کافر ہیں اور ان کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں اور ہمارے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون کے مطابق بھی ۱۹۷۴ء کے آئین کے تحت قادیانی غیر مسلم تسلیم کئے گئے ہیں۔

جامع مسجد رابعہ بصری میں خطاب کرتے ہوئے مولانا سید مشتاق شیرازی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء ومبلغین دور دراز علاقوں میں باقاعدہ تشکیلات کرکے ہر مسلمان کے عقیدے کی فکر کرتے ہیں، یہ ہمارے اکابرین کی سوچ اور فکر کا نتیجہ ہے۔ علماء کرام کی ان کاوشوں، خواہ بیانات کے ذریعہ ہوں، یا پھر کتابوں کے ذریعہ سے پوری دنیا میں قادیانیت کا کفر عیاں ہوچکا ہے۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت پر استقامت عطا فرمائے اور ان خدام ختم نبوت کی محنت وکاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین! ☆☆

مولانا محمد انورؒ کی رحلت .... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد انورؒ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ ہمارے حضرت لاہوریؒ کے خادم خاص مولانا محمد صابرؒ کے داماد تھے، بہت ہی صالح انسان تھے، ان کے دم قدم سے بہت سے مرد وخواتین سحر، جادو، ٹونہ، جنات کے فتنے سے بچے ہوئے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ عالمہ فاضلہ خاتون ہیں، کئی ایک کتب کی مصنفہ ہیں، ان کی ایک تصنیف بہت عرصہ پہلے راقم کو مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، ان کو اللہ پاک نے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں عطا فرمائیں۔

ان کے بڑے بیٹے مولانا محمد اجمل عالم دین ہیں، وچناب نگر کا کورس کئے ہوئے ہیں۔ موصوف نے فیکٹری ایریا کوٹ عبدالمالک میں مسجد بنوائی، جس کے وہ خود خطیب تھے، ایک اور مسجد بنوائی جس کے خطیب ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد اجمل ہیں، جو اس وقت ان کے جانشین ہیں۔ دوسرے بیٹے حبیب اللہ جو بھولے بھالے ہیں۔ موصوف نے ایم اے انگلش کیا ہوا تھا، لیکن ایم اے انگلش کو ذریعہ معاش کے طور پر استعمال نہیں کیا، اللہ پاک نے دین متین کی طرف رخ موڑ دیا، آپ نے درس نظامی کی تکمیل جامعہ مدنیہ لاہور سے کی۔ جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے سابق مرکزی امیر حضرت مولانا سید حامد میاںؒ، مولانا عبدالرشید کشمیریؒ جیسے اساتذۂ حدیث سے حدیث شریف پڑھی، تفسیر قرآن پڑھنے کی سعادت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا حمید الرحمن عباسیؒ سے شیرانوالہ گیٹ لاہور میں حاصل کی، بیٹے اور بیٹیاں عالم ہیں۔ اہلیہ محترمہ جو مولانا محمد صابرؒ کی بیٹی ہیں، "حقوق نسواں اور ازدواجی زندگی" کے نام سے کتاب لکھ کر کئی ایک جرائد ورسائل سے داد حاصل کرچکی ہیں۔ آپ کی ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل میں گزری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خورد وکلاں سے محبت فرماتے، جب بھی ملاقات ہوتی، خندہ پیشانی سے ملے اور خوب اکرام سے نوازا، جگر کا مرض تو ایک عرصہ سے چلا آرہا تھا، جسمانی مرض کو فرائض کی ادائیگی میں نہیں آڑے آنے دیا۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے فالج کا اٹیک ہوا اور بخار شروع ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آنجناب نے ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۴ جون ۲۰۱۸ء سحری کے وقت جان جان آفریں کے سپرد کی، آپ کی نماز جنازہ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور کے شیخ الحدیث مولانا محمد قاسم مدظلہ نے پڑھائی، جس میں سینکڑوں حضرات شریک جنازہ ہوئے اور آپ کو کوٹ عبدالمالک کے بے والے قبرستان میں آپ کے سسر حضرت مولانا محمد صابرؒ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ۔

معتمد اور غیر معتمد تفاسیر

آج کل جدیدیت کا دور ہے، عصری اداروں کا پروردہ ہر چیز میں جدت کا متقاضی ہے، اس چیز کو دیکھتے ہوئے کئی ایک ملحدین اور متجددین نے تفسیر بالرائے کو اپنا وطیرہ بنایا اور وہ تفسیریں عصری علوم کے حاملین وطالبین کے نظر میں پسندیدگی کی سند لینے لگی، جس سے سادہ لوح مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں آنے لگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا فضل محمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے ان تمام ملحدین اور متجددین کی تفسیروں کو سامنے رکھ کر قرآن وسنت کی نصوص، صحابہ کرامؓ کے اقوال اور ائمہ مجتہدین کی تصریحات کی روشنی میں ان کے ابطال اور ان کی تفسیر بالرائے کے نقصانات کو واضح فرمایا۔ چونکہ یہ مضمون اپنے موضوع کی بناء پر طویل ہوگیا تو انہوں نے اس کا نام ”معتمد اور غیر معتمد تفاسیر“ رکھ کر اسے کتابی شکل میں شائع کردیا۔ افادۂ عام کی غرض سے اس مضمون کو قسط وار ہفت روزہ ”ختم نبوت“ میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

(۳۶)

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

اصلاحی صاحب کا شاذ نظریہ نمبر۱۹

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران:۲۸)

ترجمہ: ”نہ بناویں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر۔“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ”نَهٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ“ الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو روک دیا ہے کہ وہ کافروں سے محبت کریں اور مسلمانوں کو چھوڑ کر خفیہ طور پر کافروں سے دوستی کریں۔ (ابن کثیر ج۱ ص:۳۵۷)

شیخ القرآن جواہر القرآن میں لکھتے ہیں: اس آیت میں مسلمانوں کو کافروں سے قطع تعلق کا حکم دیا جارہا ہے پہلے بیان فرمایا کہ مالک الملک معز ومذل اور قادر مطلق صرف اللہ ہی ہے اس لئے اسی پر بھروسہ رکھو اور ان کافروں کی پرواہ نہ کرو۔ (جواہر القرآن ج۱ ص:۱۳۹)

علامہ عثمانی لکھتے ہیں: ”یعنی جب حکومت وسلطنت جاہ وعزت اور ہر قسم کے تعلقات وتصرفات کی زمام اکیلے خداوند قدوس کے ہاتھ میں ہوئی تو مسلمانوں کو جو صحیح معنوں میں اس پر یقین رکھتے ہیں شایان شان نہیں کہ اپنے اسلامی بھائیوں کی اخوت ودوستی پر اکتفا نہ کرکے خواہ مخواہ دشمنان خدا کی موالات ومداراۃ کی طرف قدم بڑھائیں خدا ورسول کے دشمن ان کے دوست کبھی نہیں ہوسکتے ہیں۔“ (تفسیر عثمانی ص:۶۸)

صاحب روح المعانی علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حجاج بن عمرو اور کہمس بن ابی الحقیق اور قیس بن زید یہ سب یہودی مل کر انصار کے مسلمانوں سے خفیہ دوستی کرنے لگے تاکہ ان کو دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیں مسلمانوں میں سے رفاعہ بن منذر اور عبداللہ بن جبیر اور سعید بن خیثمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے کہا کہ ان یہودیوں سے بچ کر رہو اور ان کی دوستی سے ڈرتے رہو یہ تمہیں دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا نہ کریں ان حضرات نے ان ناصحین کی بات کا خیال نہیں رکھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاردیں۔ (روح المعانی ج۲ ص:۱۱۹)

عام مفسرین کی تصریحات وتفسیریات کے باوجود امین احسن اصلاحی صاحب مومنین کے لفظ سے منافقین مراد لے رہے ہیں اور قرآن کے عام الفاظ کو اور اس کی خصوصی اصطلاح اور اسلوب کو نظر انداز کررہے ہیں اور یوں لکھ رہے ہیں:

”مُؤْمِنُوْن“ کا لفظ اگرچہ بظاہر عام ہے لیکن مراد اس سے خاص طور پر وہ مسلمان ہیں جو ابھی پوری طرح یکسو نہیں ہوئے تھے بلکہ کچھ ذاتی مصالح کی وجہ سے اور کچھ اسلام کے مستقبل کے بارے میں، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے، غیر مطمئن ہونے کے باعث، یہود کی طرف میلان رکھتے تھے، اور یہود اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں کرتے تھے اس میں وہ ان کو آلۂ کار بنالیتے تھے اور یہ ان کے آلۂ کار بن جاتے تھے۔ ان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اب یہود کے ساتھ موالات اور دوستی اجڑے گھر کی دربانی بھی ہے اور یہ حرکت ایمان واسلام کے دعوے کے منافی بھی ہے۔ ”كَافِرِيْن“ سے یہاں مراد اہل کتاب خاص طور پر یہود ہیں جیسا کہ آیت ۲۱ میں ان کے کفر کی تصریح گزر چکی ہے۔ (تدبر قرآن ج۱ ص:۶۶۹)

تبصرہ:

اصلاحی صاحب نے مخلص صحابہ کرام کو منافقین کے زمرہ میں داخل کرکے غلط انداز اختیار کیا ہے یہاں قرآن کے الفاظ میں کوئی قرینہ نہیں ہے کہ اس سے کوئی خاص منافق مسلمان مراد ہیں عام مفسرین نے اس کو عام مانا ہے کہ یہ مخلص مسلمان تھے اور قرآن عظیم کی اصطلاح اور روئے سخن اور اسلوب کلام بھی بتاتا ہے کہ اس میں خطاب مخلص مسلمانوں کے متعلق ہے ویسے علماء اصول کا یہ ضابطہ بھی ہے کہ ”اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ الْأَلْفَاظِ لَا لِخُصُوْصِ الْوَاقِعَةِ“ لہٰذا یہاں کافرین سے بھی مطلق کفار مراد لئے جائیں گے اگرچہ واقعہ کا تعلق یہود سے ہو شاید اصلاحی صاحب نے کسی کے شاذ قول کو پیش نظر رکھ کر اس طرح لکھا ہے۔

مولانا جلیل احسن ندوی رحمہ اللہ نے بھی اس مقام میں اصلاحی صاحب پر خوب تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ ہماری گزارش یہ ہے کہ ”مومنون“ کے لفظ کا تتبع واستقراء بتاتا ہے کہ یہ لفظ قرآن مجید میں مخلص اہل ایمان ہی کے معنی میں آیا ہے اس میں منافقین شامل نہیں ہیں۔ (تدبر قرآن پر ایک نظر ص:۸۳) (جاری ہے)

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابر علمائے امت کی قیادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت اور تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی ودینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے ◆ جماعت کی کوششوں اور قربانیوں کی بدولت الحمدللہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا ◆ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیر اہتمام ۳۰ مراکز ومساجد، ۴۰ مبلغین جبکہ ۱۲ سے زائد دینی مدارس ومکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں ◆ مجلس کے شعبہ تصنیف وتالیف سے ردقادیانیت کے موضوع پر اکابرین امت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآراء کتب طبع ہو چکی ہیں ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم ◆ ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ ◆ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب ◆ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دارالمبلغین اور سالانہ ردقادیانیت کورس ◆ پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسز، سیمینارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ ◆ مفت ختم نبوت خط وکتابت کورس ◆ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-32780337, 021-32780340

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ